DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO DGPR(PRESS CLIPPING)/ 1531

DATED. 30-12-2025.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for **(Director General)**

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO.081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com dgprquetta.advtaa@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 30.12.2025

نمبرشمار	قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	پہاڑوں پر چڑھے بلوچ قومی دھارے میں شامل ہو جائیں، سرفراز بگٹی	جنگ ودیگراخبارات
02	میر سرفراز بگٹی کے بطور چیف آف بگٹی انتخاب سے امن کو فروغ ملے گا، صوبائی وزراء	جنگ ودیگراخبارات
03	کالعدم بی ایل اے کا مقصد پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا ہے، عطا تارڑ	انتخاب ودیگراخبارات
04	عوام کو آسان شفاف اور جدید سہولیات دینا چاہتے ہیں، حاجی محمد خان لہڑی	مشرق ودیگراخبارات
05	ترقیاتی منصوبوں کی تیز رفتار ٹریکنگ ضروری ہے، چیف سیکرٹری	جنگ ودیگراخبارات
06	رواں سال بلوچستان میں دہشت گردی 202 اہلکاروں سمیت 442 افراد نے جام شہادت نوش کیا	مشرق ودیگراخبارات
07	محکمہ مواصلات وتعمیرات کا اعلامیہ	جنگ ودیگراخبارات
08	سوئی پبلک ویلفیئر ہسپتال میں فیملی میڈیسن کنٹینرز کا افتتاح	جنگ ودیگراخبارات
09	بلوچستان میں بارشوں کا سلسلہ شروع پہاڑوں پر برفباری کا امکان	جنگ ودیگراخبارات
10	ہم بحیثیت قوم پریشانی بیروزگاری اور تنگدستی سے گزر رہے ہیں، لشکری رئیسانی	جنگ ودیگراخبارات
11	نو وارد جماعتوں کو سیاسی انتشار میں دھکیل دیا، مولانا عبدلواسع	جنگ ودیگراخبارات
12	گرینڈ الائنس کی قلم چھوڑ ہڑتال تمام مورتھپ حکومت کا سخت کارروائی کا فیصلہ	جنگ ودیگراخبارات
13	عوام یکم جنوری کی احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کریں، پشتونخوا نیپ	جنگ ودیگراخبارات
14	بلوچستان گرینڈ الائنس کے مطالبات جائز مکمل حمایت کرتے ہیں، بار کونسل	جنگ ودیگراخبارات

امن وامان:

بلوچ بچی موت سے بچ گئی حکام نے خودکش طالبہ کو ہینڈلر تک پہنچنے سے پہلے پکڑ لیا BLA کی سازش ناکام کراچی تباہی سے بچ گیا، نوکنڈی پولیس نے 21 افغان باشندوں کو گرفتار کرلیا، کسٹمز الفور سمنٹ کی کارروائی کروڑوں مالیت کا سمگل شدہ سامان برآمد، ایئر پورٹ روڈ کلی مسلم آباد سے مقامی تاجر کا 14 سالہ بیٹا اغواء، پشین بوستان پولیس کی کامیاب کارروائی مغوی لڑکی بازیاب، ڈیرہ مراد جمالی اغواء ہونے والے چھ افراد کی بازیابی کیلئے سرچ آپریشن

عوامی مسائل:

کیچیا درو ڈ نجم الدین روڈ پر آلودہ پانی کی فراہمی امراض پھیلنے لگے، متوقع بارشوں سے قبل بند نالیاں صاف کروائی جائیں، شہریوں کا مطالبہ، کوئٹہ شہر مسائلستان بن چکا ہے، عوام حکومتی اقدامات کے منتظر ہیں،

مورخہ 30.12.2025

اداریہ :

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے " **بلوچستان اور کے پی کے میں دہشت گردوں کی ہلاکت** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ بلوچستان میں سیکورٹی فورسز اور کے پی کے سی ٹی ڈی اور پولیس کے مختلف آپریشنز میں 12 دہشت گرد ہلاک جبکہ ایک اہلکار زخمی ہوا ہے طالبان حکام کی اپنی سرزمین دہشت گردی کیلئے استعمال نہ ہونے دینے میں ناکامی کی وجہ سے 2025 میں پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں تشویشناک اضافہ ریکارڈ ہوا سیکورٹی فورسز ارض پاک سے دہشت گردوں کے مکمل صفایا کیلئے جان پر کھیل کی انٹیلی جنس بیسڈ

CamScanner

آپریشنز کر رہی ہیں جس کا ثبوت 2025 میں 67023 خفیہ اطلاعات پرمبنی آپریشنز میں ملک بھر میں 1873 دہشتگرد کو جہنم واصل کرنا ہے بد قسمتی سے صوبہ خیبر پختونخوا افغانستان سے گہرے ثقافتی تعلق کی وجہ سے دہشت گردی کا مرکز رہا ہے کے پی کے میں سیکورٹی اداروں کو 12857 آپریشن کرنا پڑے بلوچستان میں یہ تعداد 53309 ہے جس کی ایک بنیادی وجہ سرحد کے دونوں اطراف پشتون آبادی اوران کی باہمی رشتہ داروں کو مہمانوں کے عزائم کا علم بھی نہیں ہوتا ان حالات کا تقاضا ہے کہ حکومت افغان سرحد پر سخت چیکنگ کیساتھ داخل ہونے والے افغانوں کی ڈیجٹیل سرویلنس کا بندوبست کرے اور جس علاقے میں ان کے رشتہ داروں ہوں ان کو اسی علاقہ تک محدود کردیا جائے۔

اداریے :

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **کوئٹہ میں لوکل بسوں پر پابندی متبادل سواری میسر نہیں** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Slow pace of Development" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**بھارتی پراکسی بی وائی سی ! بلوچ خواتین کی بربادی کی ذمہ دار**" کے عنوان سے نسیم الحق کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**بلو چستان میں ریلوے لائن بجھا نے والا لکھنو انجینئراور بلو چستان کی سیا ست اور فیصل آباد کا گھنٹہ گھر**" کے عنوان سے انور اقبال اور ڈاکٹر طاہر حکیم بلوچ کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

DIRECTORATE GENERAL OF PUB
RELATIONS BALOCH

نظامت اعلیٰ تعلقات
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 1

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 54 | منگل، 9 رجب المرجب 1447ھ 30 دسمبر 2025ء | نمبر 358

پہاڑوں پر چڑھے بلوچ قومی دھارے میں شامل ہوجائیں

مزاحمت کاری کشت و خون کو آگے لے جائیگا

سرفراز بگٹی

مزدوروں اور نہتے لوگوں کو مارنا ہماری روایات نہیں، ہم بلوچ روایتوں کے امین، اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دے سکتے کہ بندوق کے زور پر کوئی اپنا نظریہ مسلط کرے، اسٹیٹ کی رٹ قائم کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں گے، وزیراعلیٰ

بیکڑ/ڈیرہ بگٹی (خ ن / نامہ نگار) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو اقوام بگٹی کی جانب سے باضابطہ طور پر دستار باندھ کر چیف آف بگٹی قبائل کے منصب سے نوازا گیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو نواب میر عالی خان بگٹی کے بھائی نوابزادہ زامران سلیم اکبر خان بگٹی سمیت بگٹی قبیلے کے طائفوں کے چیف نے چیف آف بگٹیز کی دستار پہنائی اس موقع پر اراکین صوبائی و قومی اسمبلی، صوبائی وزراء اور اقوام بگٹی کے عمائدین و معززین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ چیف آف بگٹیز میر سرفراز بگٹی نے تمام معززین اور حاضرین پنڈال کو خوش آمدید کہا انہوں نے اقوام بگٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے آپ لوگوں نے بہت بڑی ذمہ داری سونپی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ نے جو دستار میرے سر پر رکھی ہے یہ دستار ایک امانت ہے ایک ایسی امانت جو انصاف اور بہادری کا تقاضا کرتی ہے ایک ایسی دستار جو ہمیشہ بھائی چارے محبت اور اخلاص کا تقاضا کرتی ہے میں آپ اقوام سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں انشاءاللہ تعالیٰ آپ کی تمام توقعات پہ پوری ایمانداری کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ پورے جذبے کے ساتھ آپ کے ساتھ کھڑا تھا اور کھڑا رہوں گا اپنی قوم کو مایوس نہیں کروں گا انہوں نے کہا کہ بگٹی قوم نے جو یقین اعتبار اور اعتماد اس دستار کی صورت میں میرے سر پہ رکھی ہے یہ دستار اسی صورت میں اسی محبت کے ساتھ اسی خلوص کے ساتھ آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہے گی اور میں اس دستار کا قرض اتارنے کی کوشش کروں گا بالخصوص تعلیمی میدان میں آج بگٹی بہت پیچھے رہ گئے ہیں اس سلسلے میں میں نے بہت سے بچوں کو پاکستان کے بڑے تعلیمی اداروں بشمول لارنس کالج صادق پبلک سکول بہاولپور و دیگر معیاری اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کیے جہاں بلوچستان کے بچے پڑھ رہے ہیں جن میں بگٹی اقوام کے بچے بھی شامل ہیں میں وزیراعظم پاکستان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمارے علاقے میں ایک دانش سکول منظور کیا جس کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور اس کی تکمیل بہت جلدی ہوگی انہوں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج جس جگہ ہم موجود ہیں بالکل اسی مقام پر ایک عظیم الشان بلڈنگ زیر تعمیر ہے جس میں بگٹی قبائل کے 300 بچوں کے لئے انتظامات کیے گئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ امریکن سکول میں ہم نے جوائنٹ فنڈ بنایا ہے جس کے ذریعے مقامی بچوں کو بھی معیاری تعلیم فراہم کریں گے انہوں نے کہا کہ میں آج کے دن کو اپنے لیے بہت بھاری ذمہ داری سمجھتا ہوں لیکن قوم کی خواہش اور اعتبار کی وجہ سے میں نے چیف آف بگٹیز کی ذمہ داری قبول کی ہے اور اس احساس کے ساتھ یہ ذمہ داری قبول کی ہے کہ میں نے دن رات بگٹی قبائل کی خدمت کرنی ہے اور میں یہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ چاہے جو بھی وقت ہو بگٹی قبائل یہ جو بھی مسئلہ ہو ہمسایہ قبائل میں جو بھی مسئلہ ہو ضرور حل کرنے کی کوشش کریں گے اور میں ہر معاملے میں خیر کی طرف بڑھوں گا میں خیر کی طرف مثبت قدم اٹھاؤں گا اور آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہوں گا انہوں نے بگٹی اقوام، چیف صاحبان اپنے خاندان اور مسوری قبائل کے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں بلوچ قوم کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ بلوچ قوم کو ایک لاحاصل جنگ کی طرف دھکیلا جا رہا ہے بلوچ کبھی تشدد کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے۔

چیف آف بگٹی کا لقب میر سرفراز بگٹی کے دادا کو 1800ء میں ملا تھا

بگٹی قبائل کی قیادت اور قبائلی نظم و نسق کی مضبوط روایت کی علامت ہے

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی نے پیر کے روز بگٹی قبائل کے آٹھویں چیف آف بگٹی کے طور پر ذمہ داری سنبھال لی۔ تاریخی حوالوں کے مطابق، چیف آف بگٹی کا لقب میر سرفراز بگٹی کے دادا کو سن 1800ء میں ملا تھا، جو بگٹی قبائل کی قیادت اور قبائلی نظم و نسق کی مضبوط روایت کی علامت ہے تقریب دستار بندی ضلع ڈیرہ بگٹی کے علاقے بیکڑ میں منعقد ہوئی، جس میں بگٹی قبائل کے تمام چیف وڈیرے، قبائلی معتبرین اور معزز شخصیات نے شرکت کی۔ اس موقع پر میر سرفراز بگٹی کو باقاعدہ طور پر چیف آف بگٹیز کی دستار پہنائی گئی۔ تقریب میں نواب بگٹی خاندان کے افراد بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے جن میں نوابزادہ زامران سلیم اکبر بگٹی شامل تھے۔ قبائلی روایت کے مطابق انجام دی گئی اس دستار بندی تقریب میں بگٹی قبائل کے تمام سرکردہ چیف وڈیرے بھی شریک ہوئے جن میں ہمسائی قبیلے کے چیف وڈیرہ غلام نبی ہمسائی بگٹی، کلپر قبیلے کے چیف وڈیرہ جلال کلپر بگٹی، موندرانی قبیلے کے چیف وڈیرہ محمد بخش موندرانی بگٹی، پیروزانی قبیلے کے چیف وڈیرہ میر گل پیروزانی بگٹی، نوتھانی قبیلے کے چیف وڈیرہ بہار خان نوتھانی بگٹی اور ڈومب قبیلے کے چیف وڈیرہ منظور ڈومب بگٹی شامل تھے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی بگٹی قبائل کی قیادت اور بلوچستان کی ترقی میں تاریخی اور جدید کردار ادا کرنے والے رہنما کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

براہمداغ وطن واپس آئیں، بات چیت کیلئے تیار ہیں، سرفراز بگٹی

سب کے لیے دروازے کھلے ہیں، مصالحت کے عمل کو آگے بڑھایا جائے گا

کوئٹہ (این این آئی) چیف آف بگٹی وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی نے کہا کہ میری جانب سے اور پاکستان کی حکومت کی طرف سے سب کے لیے دروازے کھلے ہیں۔ اگر نوابزادہ براہمداغ بگٹی ملک واپس آنا چاہتے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بھی بیٹھ کر بات چیت کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو اقوام ہمارے ساتھ آ چکی ہیں، جن میں کھوسہ قوم، مزاری قوم، بزدار قوم، کھتران قوم اور ہمارے مختلف ہمسایہ قبائل شامل ہیں، میں ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بگٹی قوم نہ کبھی کمزور تھی، نہ کمزور ہے اور نہ ہی کبھی کمزور رہے گی۔ میر سرفراز احمد بگٹی نے مزید کہا کہ اگر بگٹی قوم کے ساتھ کہیں بھی زیادتی یا ناانصافی ہوئی تو میں خود سب سے پہلے وہاں جا کر حاضر ہوں گا۔ انہوں نے امن کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بگٹی قوم خون خرابے سے سخت پریشان ہے، اس لیے قبائلی روایات کے مطابق راضی نامے اور مصالحت کے عمل کو آگے بڑھایا جائے گا تاکہ بگٹی قوم کے اندرونی خونی تصادم کا خاتمہ ہو سکے۔

بیکڑ: وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کو نوابزادہ زامران سلیم اکبر بگٹی چیف آف بگٹیز کی دستار پہنا رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

MASHRIQ QUETTA

1

30 Dec 2025

Page 19

میر سرفراز بگٹی کے بطور چیف آف بگٹی انتخاب سے امن کو فروغ ملے گا: صوبائی وزراء

میر سرفراز بگٹی قبائلی امور کی انجام دہی میں اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے: میر صادق عمرانی، علی مدد جتک، نور محمد دمڑ

میر سرفراز بگٹی کا چیف آف بگٹی منتخب ہونا اس بات کا ثبوت کہ وہ عوام میں عزت، اعتماد اور مقبولیت رکھتے ہیں: نسیم الرحمان ملاخیل، بخت محمد کاکڑ

وزیر اعلیٰ بلوچستان کا بگٹی قبیلے کی قیادت سنبھالنا قبائلی روایات کا تسلسل ہے: اراکین اسمبلی کی مبارکباد اور نیک تمناؤں کا اظہار

کوئٹہ (خ ن + اے این این) بلوچستان کے سینئر صوبائی وزیر، پیپلز پارٹی کے سینٹرل کمیٹی کے رکن و پارلیمانی لیڈر اور صوبائی وزیر آبپاشی میر محمد صادق عمرانی نے......... بقیہ 28 صفحہ نمبر 7 پر

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر محمد سرفراز خان بگٹی کو چیف آف بگٹی منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے، اپنے ایک تہنیتی پیغام میں صوبائی وزیر کا کہنا تھا کہ میر سرفراز خان بگٹی نے بطور وزیر اعلیٰ اپنے فرائض منصبی احسن طریقے سے انجام دیئے وہ بطور چیف آف بگٹی قبائلی امور کی انجام دہی میں بھی اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے، انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے قبائلی معاشرے میں رسم و رواج کے مطابق قبیلے کے سربراہ کا انتخاب ہمارے بہترین روایات کا حسن ہے اور ان گراں قدر روایات سے تمام قبائل کے درمیان عزت، غیرت اور احترام کے جذبے نے تمام قبائل کو یکجا کیا ہوا ہے، میر محمد صادق عمرانی نے کہا کہ ہماری دعا ہے کہ چیف آف بگٹی میر سرفراز خان بگٹی بطور سربراہ تمام قبائل کے مابین امن، بھائی چارہ اور ہمدردی کی فضاء قائم کرنے میں اپنی کوششیں جاری رکھتے ہوئے بلوچستان کی تعمیر و ترقی اور خوشحالی کے اپنے وژن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی جدوجہد پر بھی پوری توجہ سے کام جاری رکھیں گے دریں اثناء پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنماء اور رکن صوبائی اسمبلی حاجی علی مدد جتک نے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کو بگٹی قبیلے کا چیف منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1 Date: 30 DEC 2025 Page No. 20

کالعدم بی ایل اے کا مقصد پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا ہے، عطا تارڑ

بی ایل اے ذہن سازی کر کے لوگوں کو دہشت گردی کے لیے استعمال کرتی، ماہ رنگ بلوچ کی مکمل حمایت کر رہی ہے، وزیر اطلاعات

دہشت گردوں کا گراؤنڈ سے خاتمہ ہو رہا ہے، سوشل میڈیا سے بھی ہوگا، سیکیورٹی فورسز اور پولیس نے کراچی کو تباہی سے بچالیا، انٹرویو

اسلام آباد (ازاہد احمد خان) وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے کہا ہے کہ سیکیورٹی فورسز اور پولیس نے کراچی کو تباہی سے بچالیا، بروقت کارروائی کر کے خاتون کو راستے میں ہی گرفتار کر لیا گیا انہوں نے کہا کہ بی ایل اے ذہن سازی کر کے لوگوں کو دہشت گردی........ بقیہ 8 صفحہ نمبر 7 پر

کے لیے استعمال کرتی ہے، بی ایل اے ماہ رنگ بلوچ کی مکمل حمایتی ہے۔ عطا تارڑ نے کہا کہ نیشنل سائبر کرائم ایجنسی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، دہشت گردی کے مواد پر زیرو ٹالرنس ہے، بی ایل اے کا مقصد پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردوں کا گراؤنڈ سے خاتمہ ہو رہا ہے، سوشل میڈیا سے بھی ہوگا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No 1

30 DEC 2025

Page No 2-1

عوام کو آسان، شفاف اور جدید سہولیات دینا چاہتے ہیں، حاجی محمد خان لہڑی

شعبے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اصلاحات کا عمل جاری ہے، پارلیمانی سیکرٹری

کوئٹہ (اے این این) پارلیمانی سیکرٹری برائے ایکسائز و ٹیکسیشن حاجی محمد خان لہڑی نے کہا ہے کہ ایکسائز شعبے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اصلاحات کا عمل جاری ہے ہم عوام کو آسان، شفاف اور جدید سہولیات دینا چاہتے ہیں، ٹیکس نظام کو کاروبار دوست بنایا جا رہا ہے، یہ بات انہوں نے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی، ملاقات میں صوبائی ٹیکس اصلاحات، گاڑیوں کے رجسٹریشن نظام کی ڈیجیٹلائزیشن اور شہریوں کے لیے سہولت مراکز کے قیام سے متعلق امور زیر غور آئے، وفود نے حکومتی اقدامات کو سراہتے ہوئے کہا کہ کاروباری برادری کو سہولیات دی جائیں تو صوبہ معاشی طور پر مستحکم ہو سکتا ہے۔ وفود نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ آگاہی مہم اور اصلاحاتی عمل میں حکومت کے ساتھ تعاون جاری رکھیں گے، پارلیمانی سیکرٹری نے وفود کی تجاویز قابل عمل قرار دیتے ہوئے کہا کہ عوامی فیڈ بیک کو پالیسی سازی میں شامل کرنا حکومت کی ترجیح ہے، اور بہت جلد مزید عوام دوست اقدامات سامنے آئیں گے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated 30 DEC 2025

Page No. 22

ترقیاتی منصوبوں کی تیز رفتار ٹریکنگ ضروری ہے، چیف سیکرٹری

صوبائی حکومت نے 664 نئے سکولز کھولے، ان میں 45 ہزار بچوں نے داخلہ لیا، اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت صوبے میں اسٹریٹجک ترقیاتی منصوبوں میں پیشرفت کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر چیف سیکرٹری نے اسٹریٹجک پراجیکٹس میں تیزی لانے اور گورننس کو مزید بہتر بنانے کیلئے اقدامات کی ہدایت کی۔ انہوں نے صوبے کی مجموعی ترقی اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی منصوبوں کی تیز رفتار ٹریکنگ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں کو مقررہ وقت پر تکمیل کو یقینی بنایا جائے اور منصوبوں کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں 664 نئے سکولز کھولے جس کے باعث بچوں کے اندراج میں اضافہ ہوا ہے اور 45000 بچوں نے ان سکولوں میں داخلہ لیا ہے اور اگلے ماہ 600 مزید سکولز کھولے جائیں گے۔

MASHRIQ QUETTA

ترقیاتی منصوبوں کی مقررہ وقت پر تکمیل یقینی بنائی جائے، شکیل قادر خان

سٹریٹیجک پراجیکٹس میں تیزی لائی اور گورننس کو مزید بہتر بنانے کیلئے اقدامات کئے جائیں

بلوچستان میں پینے کی صاف پانی کی فراہمی اور شہری ترقی کے منصوبوں پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے

664 نئے اسکولز میں 45000 بچوں نے داخلہ لیا، متعلقہ افسران کی چیف سیکرٹری کو بریفنگ

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی زیر صدارت صوبے میں اسٹریٹجک ترقیاتی منصوبوں میں پیشرفت کا جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس موقع پر چیف سیکرٹری نے اسٹریٹجک پراجیکٹس میں تیزی لانے اور گورننس کو مزید بہتر بنانے کیلئے اقدامات کی ہدایت کی۔ انہوں نے صوبے کی مجموعی ترقی اور معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی منصوبوں کی تیز رفتار ٹریکنگ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں کو مقررہ وقت پر تکمیل کو یقینی بنایا جائے اور منصوبوں کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے صوبے میں......... بقیہ 63 صفحہ نمبر 7 پر

664 نئے سکولز کھولے جس کے باعث بچوں کے اندراج میں اضافہ ہوا ہے اور 45000 بچوں نے ان سکولوں میں داخلہ لیا ہے اور اگلے ماہ 600 مزید سکولز کھولے جائیں گے۔ اس کے علاوہ سٹریٹیجک منصوبوں میں سڑکوں کے نیٹ ورکس، رواں سال پہلے مرحلے میں 8 تا 10 ڈیمز کو سولر سسٹم کے ذریعے بجلی کی فراہمی، کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ، 8 شہروں کے لیے سیف سٹی پروجیکٹ، میونسپل سروسز بہتر کرنے، عوام کی شکایات کے ازالے کا طریقہ کار، 3000 سکولوں میں اضافی کمروں کی تعمیر، پینے کی صاف پانی کی فراہمی اور شہری ترقی کے منصوبوں پر خصوصی توجہ مرکوز کی جائے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No.

Date: 30 DEC 2025

Page No: 2-3

رواں سال بلوچستان میں دہشت گردی 202 اہلکاروں سمیت 442 افراد نے جام شہادت نوش کیا

بلوچستان بھر میں عام شہریوں، پولیس اور ایف سی سمیت سیکیورٹی اہلکاروں پر حملوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا

بولان میں جعفر ایکسپریس پر دہشتگردوں کے بڑے حملے میں 26 مسافر شہید اور 35 سے زائد زخمی ہوئے

10 جولائی کو ژوب کے علاقے سرہ ڈاکئی میں مسافر کوچ سے اتار کر 9 مسافروں کو قتل کیا گیا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں 2025 میں عام شہریوں، پولیس اور ایف سی سمیت سیکیورٹی اہلکاروں پر حملوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا، گزشتہ بارہ ماہ کے دوران 202 اہلکاروں سمیت 442 افراد نے جام شہادت نوش کیا۔ سال 2025 بھی بلوچستان میں پولیس، ایف سی اور شہریوں کیلئے کڑا امتحان ثابت ہوا ......

بقیہ 23 نمبر 7 پر

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق صوبے میں 202 اہلکاروں اور 240 افراد کو خودکش حملوں، بم دھماکوں اور ٹارگٹ کلنگ میں نشانہ بنایا گیا۔ رواں سال 11 مارچ کو بولان کے علاقے میں دہشتگردوں نے جعفر ایکسپریس پر حملہ کیا اور مسافروں کو یرغمال بنایا۔ دہشتگردی کے بڑے واقعے میں 26 مسافر شہید اور 35 سے زائد زخمی ہوئے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران کوئٹہ پنجاب اور کراچی شاہراہوں پر دہشتگردی کے کئی بڑے واقعات بھی ہوئے۔ 18 فروری کو کوئٹہ سے پنجاب جانے والی مسافر کوچ کو بارکھان کے علاقے رڑکن میں دہشتگردوں نے شناخت کے بعد 7 مسافروں کو قتل کر دیا۔ 10 جولائی کو ژوب کے علاقے سرہ ڈاکئی میں مسافر کوچ سے اتار کر 9 مسافروں کو قتل کیا گیا۔

INTEKHAB QUETTA

سوئی: پبلک ویلفیئر ہسپتال میں فیملی میڈیسن کنٹینرز کا افتتاح

صحت کی سہولیات کے فروغ کی جانب اہم قدم، روزانہ 700 مریض مستفید ہوں گے

ڈیرہ بگٹی (نامہ نگار) پبلک ویلفیئر ہسپتال سوئی میں بنیادی صحت کی سہولیات تک رسائی میں توسیع انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک نے معیاری اور قابل رسائی صحت کی سہولیات کی فراہمی کے اپنے عزم کو جاری رکھتے ہوئے پبلک ویلفیئر ہسپتال میں فیملی میڈیسن کنٹینرز کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ خصوصی طور پر تیار کردہ کنٹینرز بنیادی صحت کی سہولیات کو مضبوط بنانے اور ضروری طبی خدمات کو کمیونٹی کے قریب

بقیہ نمبر 21 صفحہ 5 پر

لانے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔ یہ سہولت مشاورتی کمروں، لیبارٹری، فارمیسی اور استقبالیہ پر مشتمل ہے، جس سے مریضوں کو ایک ہی چھت تلے جامع طبی سہولیات میسر آتی ہیں۔ روزانہ تقریباً 600 سے 700 مریضوں کی خدمت کی صلاحیت رکھنے والے ان کنٹینرز میں 3 کنسلٹنٹس اور 4 میڈیکل آفیسرز پر مشتمل ایک باعزم ٹیم خدمات انجام دے رہی ہے، جو مریضوں کو عزت، وقار اور ہمدردی کے ساتھ مریض مرکوز نگہداشت فراہم کر رہی ہے۔ یہ اہم اقدام کمیونٹی ہیلتھ ڈائریکٹوریٹ ڈیپارٹمنٹ کے قیمتی تعاون سے ممکن ہوا ہے، جو پسماندہ آبادیوں کے لیے صحت کی سہولیات تک رسائی بہتر بنانے کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ فیملی میڈیسن کنٹینرز کی منصوبہ بندی اور تیاری ڈاکٹر مسعود قادر نوشیروانی، ہیڈ آف کیمپس، کی نگرانی اور قیادت میں کی گئی، جن کی رہنمائی اور وژن نے اس منصوبے کو عملی شکل دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ بنیادی صحت کی خدمات کو مضبوط بنانے کے لیے ان کی مسلسل وابستگی اس اقدام کی کامیابی میں نہایت اہم رہی ہے۔ انڈس ہسپتال اینڈ ہیلتھ نیٹ ورک میں ہم اس یقین کے حامل ہیں کہ مضبوط بنیادی صحت کی سہولیات ہی ایک صحت مند معاشرے کی بنیاد ہیں۔ یہ فیملی میڈیسن کنٹینرز معیاری، مفت علاج کی فراہمی اور مریضوں کی خدمت احترام، ہمدردی اور اعلیٰ معیار کے ساتھ کرنے کے ہمارے مشن میں ایک اور اہم قدم ہیں۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات کا اعلامیہ

کوئٹہ (خ ن) محکمہ مواصلات و تعمیرات حکومت بلوچستان کے اعلامیہ کے مطابق گورنمنٹ کنٹریکٹر M/S نور فرینڈز کنسٹرکشن کمپنی، گورنمنٹ کنٹریکٹر M/S عطاء محمد بابر اور گورنمنٹ کنٹریکٹر M/S عبدالستار ترین اینڈ برادرز پر لگائی گئی حکومتی پابندی ہٹا دی گئی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No 2

Dated 30 DEC 2025 Page No 25

بلوچستان میں بارشوں کا سلسلہ شروع، پہاڑوں پر برفباری کا امکان

مغربی ہواؤں کا سسٹم داخل ہوگیا جس سے شمالی علاقوں کے پہاڑی سلسلے میں میں برفباری ہوگی

گوادر سمیت دیگر علاقوں میں بارش کا سلسلہ جاری، بالائی علاقوں میں سردی کی شدت میں اضافہ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں مغربی ہواؤں کا سلسلہ داخل ہونے کے بعد بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ محکمہ موسمیات نے بلوچستان کے 23 اضلاع میں 31 دسمبر تک بارش کا امکان ظاہر کیا ہے۔اس دوران کوئٹہ، زیارت، قلات، چمن، پشین، قلعہ عبداللہ میں بارش متوقع ہے، قلعہ سیف اللہ، ژوب، برخان، ژوب، بارکھان، سبی، لورالائی، موسیٰ خیل میں بھی بارش کا امکان ہے۔ کیچ، گوادر، لسبیلہ، آواران، چاغی، پنجگور، خضدار، واشک، خاران میں بھی بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے، مغربی ہواؤں کے سسٹم کے تحت شمالی علاقوں میں برفباری متوقع ہے۔ دوسری جانب پیر کو گوادر سمیت دیگر علاقوں میں......... بقیہ 22 صفحہ نمبر 7 پر

بارش کا سلسلہ وقفے وقفے سے جاری رہا جس سے سردی کی شدت میں اضافہ ہوگیا

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No 3   30 DEC 2025   Page No 26

ہم بحیثیت قوم پریشانی، بیروزگاری اورمحکومی سے گزر رہے ہیں، لشکری رئیسانی

آزاد اور خودمختار قومیں جو اپنی خوشحالی کی منزلیں طے کررہی ہیں وہ یقیناً نئے سال کے آغاز پر جشن منائیں گی مگر ہم حزن ملال کا شکار ہیں

ہمیں 2026ء میں گزشتہ سرزد ہونے والی غلطیوں کی نشاندہی کرکے نئے سال میں ان غلطیوں کا ازالہ کرنے کے عزم کیساتھ قدم رکھنا چاہیے

کوئٹہ (پ ر) سینئر سیاستدان و سابق سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے کہا ہے کہ نئے سال میں آئندہ نسلوں کی عزت وقار کی جدوجہد کے سفر کو آگے لیکر بڑھتے ہوئے بلوچستان کے لوگ 2026ء کو قومی ظلم، کرپشن سے پاک سال کے آغاز کے طور پر سانحات، تکالیف، مسائل کا ازالہ کرکے نئی نسل کو ایک باعزت، بہتر زندگی کا تحفہ دیں۔ یہ بات انہوں نے نئے سال کی آمد پر اپنے ایک پیغام میں کہی، نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے اپنے پیغام میں مزید کہا کہ نئے سال 2026ء کے آغاز پر بحیثیت قوم ہمیں چاہیے کہ اس جانب ....

بقیہ 71 صفحہ نمبر 7 پر

توجہ دیں کہ ہم 2026ء اور آئندہ آنے والے سالوں کے دوران قومی بحرانوں اور المیوں سے نکلنے کیلئے اجتماعی قومی امور پر کیسے عملدرآمد کریں؟ انہوں نے کہا کہ آزاد اور خودمختار قومیں جو اپنی خوشحالی کی منزلیں طے کررہی ہیں وہ یقیناً نئے سال کے آغاز پر جشن اور خوشیاں منائیں گی مگر ہم بحیثیت قوم شدید پریشانی، ظلم تکلیف، بے روزگاری اور محکومی سے گزر رہے ہیں ایسے میں ہمیں 2026ء میں گزشتہ ادوار میں سرزد ہونے والی غلطیوں کی نشاندہی کرکے نئے سال میں ان غلطیوں کا ازالہ کرنے کے عزم سے قدم رکھنا چاہیے

نوواردجماعتوں نے بلوچستان کو سیاسی انتشار میں دھکیل دیا، مولانا عبدالواسع

بلوچستان کے طول وعرض میں حقیقی عوامی نمائندگی کا اعزاز صرف جمعیت علماء اسلام کو حاصل ہے، صوبائی امیر جمعیت

عوامی وابستگی پر قائم رہنے والی جماعتیں ہی تاریخ میں زندہ رہتی ہیں، جے یو آئی نے ہمیشہ عوامی خدمت کی سیاست کو فروغ دیا

قائد جمعیت، اہل مدارس اور جمعیت آج بھی دینی تشخص، نظریاتی اساس کے مشن پر استقامت کے ساتھ کاربند ہیں

کوئٹہ (آن لائن) امیر جمعیت علماء اسلام بلوچستان، سینیٹر مولانا عبدالواسع نے کہا کہ صوبے کے طول وعرض سے تمام مکاتب فکر، علاقوں اور اکائیوں کی حقیقی نمائندگی کا اعزاز صرف جمعیت علماء اسلام کو حاصل ہے مصنوعی، نووارد جماعتوں اور وقتی چہروں نے بلوچستان کو مزید سیاسی انتشار، بے یقینی اور عدم استحکام کی دلدل میں دھکیل دیا، جبکہ جے یو آئی نے ہمیشہ اصول، استحکام اور عوامی خدمت کی سیاست کو فروغ دیا ہے مولانا عبدالواسع نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کے دیرینہ مسائل کا واحد سنجیدہ، باوقار اور پائیدار حل جمعیت علماء اسلام ....

بقیہ 68 صفحہ نمبر 7 پر

کے پاس ہے، کیونکہ یہی جماعت نظریے، کردار، عوامی اعتماد اور ایک طویل، بے لوث جدوجہد کی امین ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علماء اسلام اور قائد جمعیت کے خلاف استعمال کیے جانے والے مہرے کوئی نئی بات نہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں ایسے کردار سامنے لائے گئے، مگر انجام کار وہ خود ہی سیاسی میدان سے پسپا ہو گئے۔ وقت نے ثابت کیا ہے کہ استعمال کے بعد ناکارہ ہو جانے والے عناصر اپنی وقعت خود گرا دیتے ہیں، جبکہ نظریے، اصول اور عوامی وابستگی پر قائم رہنے والی جماعتیں ہی تاریخ میں زندہ رہتی ہیں امیر جے یو آئی بلوچستان نے کہا کہ قائد جمعیت، اہل مدارس اور جمعیت علماء اسلام آج بھی اپنے دینی تشخص، نظریاتی اساس اور عوامی خدمت کے مشن پر پوری استقامت کے ساتھ کاربند ہیں، جبکہ وقتی فائدے کے اسیر کردار آج سیاسی منظرنامے سے غائب ہو چکے ہیں، کیونکہ ان کی سیاست نہ اصولوں پر کھڑی تھی اور نہ ہی عوامی اعتماد پر قائم تھی۔ موجودہ صوبائی حکومت کی مجموعی کارکردگی نہ عوامی توقعات کی آئینہ دار ہے اور نہ ہی کسی صورت اطمینان بخش قرار دی جا سکتی ہے۔ حکومت اپنے نصف دور اقتدار میں عوام کو سہولیات دینے کے بجائے محض وعدوں، طفل تسلیوں اور نمائشی بیانات کے سوا کچھ فراہم نہ کر سکی۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: MASHRIQ QUETTA
Bullet No. 3
Dated: 30 DEC 2025 Page No. 27

گرینڈ الائنس کی قلم چھوڑ ہڑتال، تمام [illegible]، حکومت کا سخت کارروائی کا فیصلہ

گرینڈ الائنس کی ہڑتال میں حصہ لینے پر سرکاری ملازمین و افسران کے نام اور عہدے طلب کر لئے

بلوچستان حکومت کا سخت برہمی کا اظہار، تمام اداروں کے افسران سیکرٹریز، آئی جی پولیس کو مراسلے ارسال

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے سرکاری ملازمین کا احتجاج صوبے بھر میں قلم چھوڑ ہڑتال کی گئی، حکومت کا احتجاج کرنے والے ملازمین کے خلاف کارروائی کا فیصلہ، ملازمین کی تفصیلات طلب کر لی گئیں۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے سرکاری ملازمین .... بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 پر

کی تنظیموں پر مشتمل بلوچستان گرینڈ الائنس کی کال پر پیر کو صوبے میں قلم چھوڑ ہڑتال کی گئی جس کے تحت صوبے کے دفاتر میں ملازمین نے احتجاجاً کام کو بند رکھا۔ ہڑتال کے ردعمل میں محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان کی جانب سے ایڈیشنل چیف سیکرٹری منصوبہ بندی و ترقیات، ایڈیشنل چیف سیکرٹری محکمہ داخلہ، سینئر ایم بی آر، چیئرمین سی ایم آئی ٹی اور صوبے کے تمام محکموں کے سیکرٹریز، آئی جی پولیس کے نام ارسال کے گئے مراسلے میں کہا گیا ہے کہ مجاز حکام نے سرکاری ملازمین کے گرینڈ الائنس کے احتجاج میں حصہ لینے والے تمام ملازمین کے نام اور عہدے فراہم کرنے کی ہدایت کی ہے۔ مراسلے میں تفصیلات فوری طور پر جمع کروانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے۔

عوام یکم جنوری کی احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کریں، پشتونخوانیپ

کیسکو کو عوام کیساتھ اس طرز عمل سے فوری باز آنا ہوگا، عیسیٰ روشان و دیگر رہنما

کوئٹہ (آن لائن) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات محمد عیسیٰ روشان اور صوبائی ڈپٹی سیکریٹریز نعمت جلالزئی، سعید اکبر کاکڑ اور نازک شیرانی نے اپنے مشترکہ بیان میں تمام عوام سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ یکم جنوری سے پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے زیر اہتمام کیسکو کے عوام دشمن اقدامات، چیک پوسٹوں پر عوام کی تذلیل اور عوام کے .... بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 پر

جائز کاروبار، بالخصوص پٹرول پمپس کی بندش کے خلاف شروع ہونے والی احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کریں انہوں نے پارٹی کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ احتجاجی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات بھرپور تیاری کریں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ پورے صوبے اور جنوبی پشتونخوا میں بجلی کے نظام کو مکمل طور پر مفلوج کیا جا رہا ہے۔ بجلی کے 151 سے زائد فیڈرز بند کر دیے گئے ہیں جبکہ بجلی کا سامان اور تاریں بھی کھمبوں سے اتار لئے گئے، جس کے باعث عوام اور گھریلو صارفین شدید متاثر ہو رہے ہیں۔ بجلی کی عدم فراہمی کے باعث طلبہ و طالبات کیلئے انٹرنیٹ کا نظام بھی معطل ہو چکا ہے، جس سے حالات روز بروز بدتر ہوتے جا رہے ہیں

بلوچستان گرینڈ الائنس کے مطالبات جائز، مکمل حمایت کرتے ہیں، بار کونسل

حکومت ملازمین کے مسائل سننے کو تیار ہی نہیں، چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی راحب خان بلیدی

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان بار کونسل کے چیئرمین ایگزیکٹو کمیٹی راحب خان بلیدی ایڈووکیٹ نے اپنے ایک بیان میں بلوچستان گرینڈ الائنس کے تمام جائز مطالبات کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ آج بلوچستان کے ملازمین آج سراپا احتجاج ہیں حکومت ملازمین کے مسائل سننے کو ہی تیار نہیں موجودہ حکومت عوامی مسائل ملازمین کے مسائل حل .... بقیہ 41 صفحہ نمبر 7 پر

کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے کرپشن اقربا پروری لاقانونیت عروج پر ہے بلوچستان میں بیڈ گورننس انتہا کو ہے بیان میں کہا کہ مہنگائی بے روزگاری کی وجہ سے عام عوام ملازمین پریشان ہیں بلوچستان و پاکستان بھر میں کرپشن عام ہے حالیہ آئی ایم ایف رپورٹ کے مطابق ملک میں کرپشن بدعنوانی میں اضافہ ہوا ہے اس دور حکومت میں 7000 ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے مہنگائی بے روزگاری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily JANG QUETTA

Bullet No 4 Date 30 DEC 2025 Page No. 28

...اجوڑ میں دہشتگردوں کیخلاف کارروائی، میجر شہید، 5 خوارج ہلاک، اسلحہ و گولہ بارود کا ذخیرہ برآمد

...لوچ بچی موت سے بچ گئی

حکام نے خودکش طالبہ کو ہینڈلر تک پہنچنے سے پہلے پکڑ لیا

BLA کی سازش ناکام، کراچی تباہی سے بچ گیا

...ل میڈیا کے ذریعے ذہن سازی کی، ہینڈلر مطلوبہ مقام تک نہ پہنچ سکا، صوبائی حکام، سوشل میڈیا سے بھی دہشتگردوں کا خاتمہ کرینگے، عطا تارڑ

...ر، وزیراعظم و دیگر کا باجوڑ میں کامیاب آپریشن اور کراچی میں سازش ناکام بنانے پر فورسز کو خراج تحسین، جام شہادت نوش کرنیوالے میجر عدیل زمان کو خراج عقیدت

...، اسلام آباد (نمائندہ جنگ، ...) ...ورٹی اداروں نے کراچی کو بڑی تباہی سے بچاتے ہوئے دہشت گردوں کی جانب سے کم عمر بلوچ طالبہ کو خودکش بمبار بننے سے بچالیا، کالعدم BLA نیٹ ورک کی سنگین سازش ناکام بنادی، حکام نے بچی کو والدہ کے حوالے کر دیا جبکہ واقعے کی تفتیش جاری ہے، ایڈیشنل آئی جی سی ٹی ڈی آزاد خان کا کہنا ہے کہ بچی کی سوشل میڈیا پر نفرت انگیز اور انتہا پسند مواد کے ذریعے ذہن سازی کی گئی، اسے خودکش حملے کیلئے تیار کیا گیا، پولیس ناکوں پر چیکنگ کے باعث ہینڈلر مطلوبہ مقام تک نہ پہنچ سکا اور سازش بے نقاب ہوئی، بچی نے بتایا کہ سوشل میڈیا پر نفرت انگیز مواد بار بار دکھایا، وہ سب کچھ سچ لگنے لگا، بچی کی والدہ کا کہنا ہے کہ بچی کا ایک بھائی پولیس میں اور ایک سول ادارے میں ملازم، بچی حکومت پاکستان سے پنشن حاصل کر رہی ہے، وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ کا کہنا ہے کہ سوشل میڈیا سے بھی دہشت گردوں کا خاتمہ کرینگے، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کا کہنا ہے کہ گمراہ لوگ ہتھیار ڈال دیں، ریاست کو اپنی رٹ بحال کرنا آتی ہے، بلوچ کو لاحاصل جنگ میں دھکیلا گیا۔ تفصیلات کے مطابق وزیر داخلہ سندھ ضیاالحسن لنجار نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کا نیا نشانہ ہمارے بچے ہیں، بی ایل اے کم عمر بلوچ بچیوں کو خودکش حملہ آور بنانے کی انسانیت سوز اور گھناؤنے کھیل میں بھی ملوث ہے، کالعدم نیٹ ورک کی سنگین سازش ناکام بنادی گئی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہیڈکوارٹر سینٹرل پولیس آفس کراچی میں ایڈیشنل آئی جی سی ٹی ڈی آزاد خان اور ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے کیا۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بروقت اور موثر کارروائی سے کراچی ایک بڑی تباہی سے محفوظ رہا۔ دہشت گردوں کا نیا نشانہ ہمارے بچے ہیں، اور سوشل میڈیا کو بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ واقعہ واضح ثبوت ہے کہ کالعدم BLA اور BLF خواتین اور کم عمر بچیوں کو بطور ہتھیار استعمال کر رہی ہیں۔ ایڈیشنل آئی جی سی ٹی ڈی آزاد خان نے کہا ہے کہ متاثرہ بچی کی شناخت مکمل طور پر خفیہ رکھی جا رہی ہے۔ 5 دسمبر کی شب ایک انتہائی حساس انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران کم عمر بچی کو بحفاظت تحویل میں لیا گیا۔

راولپنڈی، پشین (نیوز رپورٹر، صباح نیوز) سیکورٹی فورسز کے باجوڑ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران 5 بھارتی اسپانسرڈ خوارج ہلاک جبکہ میجر عدیل زمان جام شہادت نوش کر گئے۔ ہلاک ہونے والے خوارج کے قبضے سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد ہوا ہے۔ صدر مملکت آصف علی زرداری، وزیراعظم شہباز شریف اور وفاقی وزیر داخلہ نے باجوڑ میں کامیاب آپریشن اور کراچی میں دہشت گردی ناکام بنانے پر فورسز کو خراج تحسین اور آپریشن کے دوران جام شہادت نوش کرنے والے میجر عدیل زمان کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق سیکورٹی فورسز نے 29 دسمبر 2025 کو ضلع باجوڑ کے علاقے خار میں بھارتی پراکسی تنظیم فتنہ الخوارج سے تعلق رکھنے والے خارجیوں کی موجودگی کی اطلاع پر انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کیا۔ آپریشن کے دوران سیکورٹی فورسز کی موثر کارروائی کے نتیجے میں 5 بھارتی سپانسرڈ خارجی جہنم واصل کر دیئے گئے۔ یہ دہشت گرد سیکورٹی فورسز، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور معصوم شہریوں کے قتل سمیت دہشت گردی کی متعدد کارروائیوں میں سرگرم رہے تھے۔ شدید فائرنگ کے تبادلے کے دوران میجر عدیل زمان (عمر 36 سال، ساکن ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) بہادری سے لڑتے ہوئے ملک و قوم پر قربان ہو گئے اور جام شہادت نوش کیا۔ علاقے میں موجود کسی بھی دوسرے بھارتی سپانسرڈ خارجی کے خاتمے کیلئے سینیٹائزیشن آپریشن جاری ہے۔ آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ دہشت گردی کی لعنت کے خاتمے کیلئے سیکورٹی فورسز کی مہم پوری قوت کے ساتھ جاری رہے گی۔ صدر مملکت آصف علی زرداری، وزیراعظم شہباز شریف اور وزیر داخلہ محسن نقوی نے ضلع باجوڑ کے علاقے خار میں بھارتی پراکسی فتنہ الخوارج کےخلاف کامیاب آپریشن پر سیکورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کیا۔ صدر مملکت نے شہید میجر عدیل زمان کے اہل خانہ سے دلی تعزیت اور صبر جمیل کی دعا کی اور کہا کہ میجر عدیل زمان کی جرات اور وطن کیلئے عظیم قربانی پوری قوم کے لیے باعث فخر ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے میجر عدیل زمان کی بلندی درجات کی دعا اور انکے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کیا۔ وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ پوری قوم دہشت گردی کے خلاف اس جنگ میں پاکستان کی افواج کے ساتھ کھڑی ہے، ملک کو ہر قسم کی دہشت گردی سے پاک کریں گے۔ وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا کہ شہید میجر عدیل نے اپنے خون سے شجاعت اور جرات کی تاریخ رقم کی اور ایسے بہادر سپوتوں پر قوم کو ناز ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No 4 Dated 30 DEC 2025 Page No 29

کراچی، کم عمر بچی کو خودکش حملہ آور کے طور پر استعمال کرنیکی کوشش ناکام

خودکش حملہ آور بنانے کا ٹارگٹ بنائی گئی بلوچ بچی اور والدہ کی گفتگو شناخت مخفی رکھ کر میڈیا کے سامنے جاری کردی گئی

کالعدم تنظیم کے افراد نے بچی کی ذہن سازی کی اور واٹس ایپ گروپ میں شامل کیا، بچی خام سے اسکول کی طالبہ ہے

ہمارے بچوں کو بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے، اداروں نے بروقت کارروائی کی، وزیر داخلہ سندھ کی پریس کانفرنس

کراچی (بیورو رپورٹ) کمسن لڑکی کو بی ایل اے دہشت گردوں کے خودکش منصوبے سے بچالیا گیا جب کہ بی ایل اے اور بی ایل ایف کم عمر بلوچ بچیوں کو خودکش حملہ آور بنانے کے انسانیت سوز اور گھناؤنے عمل میں بھی ملوث ہے۔ وزیر داخلہ سندھ ضیاء الحسن لنجار نے تہلکہ خیز پریس کانفرنس کی، ایڈیشنل آئی جی سی ٹی ڈی آزاد خان، ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید عالم اوڈھو پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ پریس...... بقیہ 16 صفحہ نمبر 7 پر

کانفرنس میں خودکش حملہ آور بنانے کا ٹارگٹ بنائی گئی بلوچ بچی اور والدہ کی گفتگو بھی شناخت مخفی رکھ کر میڈیا کے سامنے جاری کردی گئی۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے دہشتگردوں کے مکروہ عزائم کیسے ناکام بنائے، ہوشربا تفصیلات سامنے آگئیں۔ وزیر داخلہ سندھ ضیاء الحسن لنجار نے کہا کہ یہ میرے پیچھے جو بچی دیکھ رہے ہیں یہ بلوچستان سے ہیں، ان کی مختلف لوگوں نے ذہن سازی کی اور ایک واٹس ایپ گروپ میں شامل کیا، بچی ایک عام سے اسکول میں زیر تعلیم ہے، بچی کے والد کا انتقال ہو چکا ہے، اج بھی پوری فیملی حکومت پاکستان سے پینشن لے رہی ہے، بچی کا ایک بھائی پولیس اور ایک سول ادارے میں ہے۔

نوکنڈی پولیس نے 21 افغان باشندوں کو گرفتار کرلیا

غیر قانونی طریقے سے پاکستان میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے

افغان باشندوں کو قانونی کارروائی کے لیے متعلقہ حکام کے حوالے کر دیا گیا

دالبندین (نمائندہ خصوصی) نوکنڈی پولیس کی بڑی کارروائی، 21 افغان باشندے گرفتار جانی: نوکنڈی پولیس نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہونے کی کوشش ناکام بنادی۔ پولیس ذرائع کے مطابق سرحدی علاقے .... بقیہ 35 صفحہ نمبر 7 پر

میں کی گئی کارروائی کے دوران 21 افغان باشندوں کو حراست میں لے لیا گیا۔ پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے گئے افراد غیر قانونی راستوں کے ذریعے پاکستان میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ بروقت کارروائی کے باعث کسی ناخوشگوار واقعے سے بچاؤ ممکن ہوا۔ گرفتار افغان باشندوں کو مزید قانونی کارروائی کے لیے متعلقہ حکام کے حوالے کردیا گیا ہے جبکہ واقعے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

کسٹمز انفورسمنٹ کی کارروائی کروڑوں مالیت کا سمگل شدہ سامان ضبط

53,180 کلو چھالیہ، 180 تھیلے چائنیز نمک، 251 تھیلے پلاسٹک دانہ، 30 جنریٹر ڈائنا موز 1,600 کلو کپڑے، دو مسافر بسیں ضبط کی گئیں

اسمگل شدہ سامان کی مجموعی مالیت تقریباً بائیس کروڑ ترسٹھ لاکھ روپے ہے، یہ کارروائی اسمگلنگ کیخلاف کلکٹریٹ کی کریک ڈاؤن مہم کا حصہ ہے

کوئٹہ (این این آئی) کلکٹریٹ آف کسٹمز انفورسمنٹ کوئٹہ نے ایف سی نارتھ بلوچستان 78 ونگ کے تعاون سے ایک کامیاب انٹیلیجنس بیسڈ آپریشن کے دوران اسمگل شدہ سامان کی ایک بڑی کھیپ ضبط کی ہے جس کی مجموعی مالیت تقریباً بائیس کروڑ ترسٹھ لاکھ روپے ہے۔ یہ کارروائی اسمگلنگ اور غیر قانونی تجارت کے خلاف کلکٹریٹ کی مؤثر کریک ڈاؤن مہم کا حصہ ہے ضبط کیے گئے سامان میں 53,180 کلوگرام چھالیہ، چائنہ نمک کے 180 تھیلے، پلاسٹک دانہ کے 251 تھیلے، 30 جنریٹر ڈائنا موز، 1,600 کلوگرام زنانہ و مردانہ کپڑے .... بقیہ 58 صفحہ نمبر 7 پر

اور دو مسافر بسیں شامل ہیں۔ یہ آپریشن مصدقہ خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر کیا گیا جو اداروں کے مابین مؤثر تعاون کی عکاسی کرتا ہے۔ 78 ونگ ایف سی (نارتھ) بلوچستان کی بروقت معاونت نے اس آپریشن کی کامیاب تکمیل میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ایف بی آر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے تعاون سے اسمگلنگ اور غیر قانونی تجارت کے خلاف سخت اقدامات کے ذریعے قومی معیشت کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔

ایئرپورٹ روڈ کلی مسلم آباد سے مقامی تاجر کا 14 سالہ بیٹا اغواء

جعفر خان کو فوری طور پر بازیاب کرایا جائے، لواحقین کا پولیس اور حکومت سے مطالبہ

کوئٹہ (جنرل رپورٹر) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں بچوں کے اغواء کے بڑھتے واقعات پر ایک بار پھر تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ایئرپورٹ روڈ کے علاقے کلی مسلم آباد سے 14 سالہ بچے کے اغواء کا واقعہ پیش آیا ہے، جس کے بعد اہل علاقہ اور لواحقین میں شدید بے چینی پائی جا رہی ہے۔ پولیس کے مطابق واقعہ کا مقدمہ درج کر کے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اغواء ہونے والے بچے کی شناخت جعفر خان کے نام سے ہوئی ہے......... بقیہ 47 صفحہ نمبر 7 پر

جو ایک مقامی تاجر کا بیٹا ہے جعفر خان کو گزشتہ روز شام کلی مسلم آباد کے علاقے سے نامعلوم افراد اغواء کر کے لے گئے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے ایئرپورٹ روڈ تھانے میں اغواء کا مقدمہ درج کر لیا پولیس حکام کے مطابق واقعہ کا مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا جا رہا ہے جبکہ ممکنہ ملزمان کی تلاش کیلئے شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ علاقے میں سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج بھی حاصل کی جا رہی ہے تاکہ اغواء میں ملوث عناصر تک جلد از جلد پہنچا جا سکے۔ دوسری جانب مغوی بچے کے لواحقین نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ جعفر خان کو فوری طور پر بازیاب کرایا جائے۔ لواحقین کا کہنا ہے کہ بچے کا اغواء ایک نہایت سنگین واقعہ ہے اور پولیس کو فوری اور مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔

CamScanner

پشین، بوستان پولیس کی کامیاب کارروائی، مغوی لڑکی بازیاب

رحمت اللہ لڑکی کو افغانستان لے جانا چاہتا تھا، عوام کی جان و مال کا تحفظ اولین ترجیح ہے، ایس ایچ او احمد شاہ

[illegible]

بقیہ نمبر 81 صفحہ 5 پر

[illegible]

ڈیرہ مراد جمالی، اغوا ہونیوالے 6 افراد کی بازیابی کیلئے سرچ آپریشن

واردات دیرینہ دشمنی کا شاخسانہ، اغوا کاروں کیخلاف مقدمہ درج کر لیا، پولیس

[illegible]

بقیہ نمبر 66 صفحہ 5 پر

[illegible]

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: JANG QUETTA
Bullet No. 5
Date: 30 DEC 2025
Page No. 31

کیقباد روڈ نجم الدین روڈ پر آلودہ پانی کی فراہمی، امراض پھیلنے لگے

کوئٹہ (پ ر) صوبائی دارالحکومت کے وسطی علاقوں کیقباد روڈ نجم الدین روڈ اور ملحقہ گلیوں میں آلودہ پانی کی فراہمی سے امراض پھیل رہے ہیں سابق کونسلر محمد سردار خان بازئی نے بتایا کہ بارہا متعلقہ حکام کو آگاہ کیا گیا لیکن کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے انہوں نے کہا کہ علاقے کے عوام کی اکثریت پانی کے بلوں کی باقاعدگی سے ادائیگی کے باوجود آب نوشی سے محروم ہے۔ انہوں نے صوبائی محتسب سے اپیل کی کہ مذکورہ علاقوں میں آلودہ پانی کی فراہمی کا نوٹس لیا جائے ورنہ شدید احتجاج کیا جائیگا۔

MASHRIQ QUETTA

متوقع بارشوں سے قبل بند نالے نالیاں صاف کروائی جائیں شہریوں کا مطالبہ

مرکزی شاہراہوں پر جمع کچرہ ہلکی بارش ہوتے ہی، سڑکوں کو تالاب بنا دیتا ہے جس سے شہری زندگی مفلوج ہو جاتی ہے

ہر سال بارشیں آتے ہی کوئٹہ کے بیشتر علاقے نکاسی آب کے مسائل کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں شہریوں کی مشرق سے بات چیت

کوئٹہ (جنرل رپورٹر) صوبائی دارالحکومت میں متوقع بارشوں سے قبل نکاسی آب کے ناقص انتظامات ایک بار پھر شہریوں کے لیے تشویش کا باعث بن گئے ہیں۔ عوامی حلقوں نے میٹروپولیٹن کارپوریشن کوئٹہ سے مطالبہ کیا ہے کہ بارشوں کے آغاز سے پہلے بند نالوں، نالیوں، گلیوں اور مرکزی شاہراہوں پر جمع کچرے کو فوری طور پر اٹھایا جائے تاکہ بارش کے دوران پانی جمع ہونے، سڑکوں کے تالاب کا منظر پیش کرنے اور شہری زندگی مفلوج ہونے سے بچایا جا سکے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ ہر سال بارشیں آتے ہی کوئٹہ کے بیشتر علاقے نکاسی آب کے مسائل کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں، جس کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عوامی حلقوں نے روزنامہ مشرق سے گفتگو کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ کوئٹہ میں اکثر نالے اور نالیاں طویل عرصے سے صفائی نہ ہونے کے باعث مکمل یا جزوی طور پر بند ہو چکے ہیں۔ ان نالوں میں گھریلو کچرا، پلاسٹک بیگز، ملبہ اور مٹی جمع ہو جانے کی وجہ سے بارش کا پانی قدرتی راستہ اختیار کرنے کے بجائے سڑکوں اور گلیوں میں بہنے لگتا ہے۔ نتیجتاً مرکزی شاہراہیں زیر آب آ جاتی ہیں، ٹریفک کی روانی بری طرح متاثر ہوتی ہے اور شہریوں کو شدید ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بارش کے دوران جب پانی مین روڈ پر بہتا ہے تو موٹر سائیکل سوار اور پیدل چلنے والے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ پھسلن، گڑھوں میں پانی بھر جانے اور ناقص روشنی کے باعث حادثات میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ متعدد علاقوں میں معمولی بارش کے بعد ہی گاڑیاں بند ہو جاتی ہیں جبکہ بعض مقامات پر کئی کئی گھنٹے ٹریفک جام رہتا ہے۔ عوامی حلقوں کے مطابق یہ صورتحال نہ صرف شہریوں کے لیے پریشانی کا باعث ہے بلکہ ایمرجنسی خدمات، ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی نقل و حرکت بھی متاثر ہوتی ہے۔ علاقہ مکینوں نے نشاندہی کی کہ کوئٹہ کے متعدد معروف علاقوں میں نالوں پر تجاوزات قائم ہیں، جس کے باعث نکاسی آب کا نظام مزید خراب ہو چکا ہے۔ بعض مقامات پر دکان داروں اور رہائشیوں نے نالوں پر پختہ تعمیرات کر رکھی ہیں یا عارضی طور پر راستے بند کر دیے ہیں، جس سے پانی کا بہاؤ رک جاتا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ میٹروپولیٹن کارپوریشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف نالوں کی صفائی کرے بلکہ تجاوزات کے خاتمے کے لیے بھی موثر کارروائی عمل میں لائے۔ سماجی حلقوں کا کہنا ہے کہ ہر سال بارشوں سے قبل صفائی مہم کے دعوے کیے جاتے ہیں، مگر عملی طور پر ان دعوؤں پر عملدرآمد نظر نہیں آتا۔ نتیجتاً بارشیں شروع ہوتے ہی سڑکیں تالاب کا منظر پیش کرنے لگتی ہیں۔ عوامی حلقوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ بعض علاقوں میں نالیوں کے ڈھکن ٹوٹے ہوئے یا غائب ہیں، جو بارش کے دوران سنگین حادثات کا سبب بن سکتے ہیں۔ خاص طور پر بچوں اور بزرگوں کے لیے یہ صورتحال انتہائی خطرناک ہے۔ شہریوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ نالیوں کے ڈھکن فوری طور پر نصب کیے جائیں اور مین روڈز پر موجود گڑھوں کو بھر کر سڑکوں کی مرمت کی جائے۔

کوئٹہ شہر مسائلستان بن چکا ہے عوام حکومتی اقدامات کے منتظر ہیں

بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مؤثر انتظامی حکمت عملی کی ضرورت ہے شہری

90 فیصد شہری پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، قدرتی گیس کی طویل لوڈشیڈنگ وبال جان بنی ہوئی ہے [illegible]

کوئٹہ (اے این این) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں شہری مسائل بدستور برقرار ہیں، جن میں پانی کی قلت، ٹریفک کی بے ترتیبی، گندگی اور پبلک ٹرانسپورٹ کی کمی شامل ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ مسائل میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، جبکہ مؤثر انتظامی حکمت عملی کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ شہریوں کے مطابق کئی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی غیر یقینی بنی ہوئی ہے، جس کے باعث روزمرہ زندگی متاثر ہو رہی ہے۔ دوسری جانب سڑکوں کی حالت اور ٹریفک کنٹرول کے ناکافی انتظامات نے شہریوں کی مشکلات بڑھا دی ہیں۔ مقامی رہائشیوں نے کہا کہ ہمیں امید ہے کہ متعلقہ ادارے شہری مسائل کے حل کے لیے فوری اقدامات کریں گے، تاکہ شہری صورتحال بہتر ہو سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily MEEZAN QUETTA

30 DEC 2025

Bullet No 6

Page No 3 2

کوئٹہ میں لوکل بسوں پر پابندی متبادل سواری میسر نہیں

یہ بات بڑی افسوسناک اور تشویشناک ہے کہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں اس وقت عوام لوکل بسوں پر پابندی کی وجہ سے سواری سے یکسر محروم ہے۔ متعلقہ حکام نے شہر میں چلنے والی پرانی ماڈل کی چلانے پر پابندی عائد کی جو کہ بلاشبہ ایک اچھا اقدام تھا کیونکہ یہ بسیں جو پچھلے کئی عرصے سے چل رہی تھیں لیکن ان کی حالت انتہائی ناقص تھی یہ سالوں سال پرانی بسوں کی اب شہر میں چلنے کی گنجائش نہیں رہی تھی پچھلے دنوں متعلقہ اداروں نے ٹرانسپورٹرز کو بڑی بسوں کو بند کر کے چھوٹی بسیں جو نئے ماڈل کی ہوں چلانے کی اجازت دی تھی اس طرح بڑی بسیں بند ہوگئیں اور ان کی جگہ بڑی کم تعداد میں چھوٹی بسیں چلائی گئیں مگر ان میں زیادہ تر پرانی ماڈل کی ہی تھیں۔ اس کے بعد کوئٹہ میں لوکل بسوں پر پابندی لگادی گئی اور حکومت نے نئی گرین بسوں کا اعلان کرتے ہوئے ان کو سونا خان سے کچلاک تک چلانے کا وعدہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت بلوچستان یونیورسٹی سے 8 گرین بسیں بلیلی تک چل رہی ہیں۔ نئی بسوں کو بھی اس روٹ کو بڑھا کر اس پر چلانے کی بات کی گئی جو کہ صحیح اقدام نہیں ہے کیونکہ اس سے تقریباً ایک ہی علاقہ مستفید ہوگا باقی اہم علاقے اور شاہراہیں سستے اور آسان سفر سے محروم رہیں گے۔ اب تک نئی بسیں بھی نہیں چلیں اور پرانی بسوں کو بند کر دیا گیا ہے اس سے غریب عوام جو ان کے ذریعے سفر کرتے تھے یکسر محروم ہیں۔

گزشتہ روز جمعیت علمائے اسلام نظریاتی کے صوبائی عہدیداروں نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ کوئٹہ شہر میں لوکل بسوں پر پابندی بغیر متبادل سواری کا کوئی جواز نہیں ہمیں پرانی بسوں کو ختم کرنے پر کوئی اعتراض نہیں لیکن حکومت بھی پابندی سے قبل غریب عوام کیلئے سواری کا متبادل انتظام کرے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جمعیت علمائے اسلام نظریاتی کے رہنماؤں کا مذکورہ بیان عوام کے بہترین مفاد میں ہے کیونکہ عوام اس وقت شدید مشکلات سے دوچار ہے۔ اس کا ازالہ ہونا چاہئے۔

اس لیے یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت اور متعلقہ اداروں کو کوئٹہ جو صوبائی دارالحکومت ہونے کے ناطے ایک بہت بڑی اہمیت کا حامل شہر ہے میں عوام لوکل بس کے بند ہونے سے مشکلات کو ختم کرنے کیلئے احسن اقدامات کرنے چاہئیں جو کہ ان کا حق ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ حکومت نے اب تک گرین بسوں کے حوالے سے بھی پالیسی وضع نہیں کی ہے۔ اس لیے اس پر بھی عوام کو تحفظات ہیں، حکومت اور متعلقہ اداروں کو گرین بسوں کو دیگر روٹس بھی چلانے کیلئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس سے صرف ایک ہی روٹ پر نہیں چلانا چاہئے شہر میں دیگر اہم شاہراہوں پر چلانا چاہئے اور یہ کام جلد از جلد کرنا چاہئے کیونکہ عوام اس وجہ سے سخت مشکلات میں ہیں اس لیے ان کا حل کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، جس طرح وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے عوام کو بہترین اور سستے سفر کیلئے مزید 21 گرین بسیں منگوائی ہیں اب ان کو جلد از جلد چلانے کیلئے بھی متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کرنی چاہئے جو کہ اس وقت نہایت ہی ناگزیر ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily Zamana Quetta

Bullet No 6 Date 30 DEC 2025 Page No 33

بلوچستان اور کے پی کے میں دہشت گردوں کی ہلاکت

بلوچستان میں سکیورٹی فورسز اور کے پی کے میں سی ٹی ڈی اور پولیس کے مختلف آپریشنز میں 12 دہشت گرد ہلاک جبکہ ایک اہلکار زخمی ہوا ہے۔ طالبان حکام کی اپنی سرزمین دہشت گردی کے لئے استعمال نہ ہونے دینے میں ناکامی کی وجہ سے 2025 میں پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں تشویشناک اضافہ ریکارڈ ہوا ہے۔ سکیورٹی فورسز ارض پاک سے دہشت گردوں کے مکمل صفایا کیلئے جان پر کھیل کر انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کر رہی ہیں جس کا ثبوت 2025 میں 67023 خفیہ اطلاعات پر مبنی آپریشنز میں ملک بھر میں 1873 دہشت گردوں کو جہنم واصل کرنا ہے۔ بدقسمتی سے صوبہ خیبر پختونخوا افغانستان سے گہرے ثقافتی تعلق کی وجہ سے دہشت گردی کا مرکز رہا اور کے پی کے میں سکیورٹی اداروں کو 12857 آپریشن کرنا پڑے۔ بلوچستان میں یہ تعداد 53309 ہے۔ جس کی ایک بنیادی وجہ سرحد کے دونوں اطراف پشتون آبادی اور ان کی باہمی رشتہ داریاں ہیں۔ دہشت گرد کے پی کے میں رشتہ داروں سے ملنے کے بہانے سرحد پار کرتے ہیں جبکہ اکثر واقعات میں پاکستانی رشتہ داروں کو مہمانوں کے عزائم کا علم بھی نہیں ہوتا۔ ان حالات کا تقاضا ہے کہ حکومت افغان سرحد پر سخت چیکنگ کیساتھ پاکستان داخل ہونیوالے افغانوں کی ڈیجیٹل سرویلنس کا بندوبست کرے اور جس علاقے میں ان کے رشتہ دار ہوں ان کو اسی علاقہ تک محدود کر دیا جائے تاکہ کڑی نگرانی اور موثر حفاظتی اقدامات کے ذریعے ان دشمن عناصر کو پاکستان داخل ہونے سے روکا جا سکے اور دہشت گردی کے واقعات میں کمی ممکن ہو سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily QUDRAT QUETTA

Ballot No 6

30 DEC 2025

Page No. 34

"بھارتی پراکسی بی وائی سی! بلوچ خواتین کی بربادی کی ذمہ دار"

افکارِ زاہدی

نسیم الحق زاہدی

بلوچستان ایک طویل عرصے سے بھارتی مداخلت، پراکسی جنگ اور منظم پروپیگنڈے کی زد میں ہے۔ اس پراکسی جنگ میں جہاں کالعدم تنظیمیں اداروں کے لیے اپنی ہی ریاست کے خلاف ہتھیار اٹھائے ہوئے ہیں، وہیں ایک نیا اور نہایت تشویشناک پہلو بھی سامنے آیا ہے: خواتین کو بطور آلۂ کار استعمال کرنا، انہیں برین واشنگ کے ذریعے گمراہ کرنا، اور بالآخر انہیں خودکش بمبار یا سہولت کار کے طور پر تیار کرنا۔ فتنہ الہندوستان کی پراکسی بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) اور بلوچ ویمن فورم (بی ڈبلیو ایف) اسی خطرناک سازش کا ایک نمایاں چہرہ بن چکی ہیں، اور ان نیٹ ورکس کی نام نہاد لیڈران ماہ رنگ لانگو، سمی دین بلوچ، ڈاکٹر صبیحہ بلوچ، ڈاکٹر شلی بلوچ اور ان جیسے دیگر عناصر بلوچ خواتین کے جذبات اور محرومیوں کے من گھڑت بیانیے کو ہتھیار بنا کر انہیں کالعدم تنظیم بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) اور بلوچ لبریشن فرنٹ (بی ایل ایف) وغیرہ کے لیے تیار کرتے ہیں۔ یہ حقیقت اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ بی وائی سی، بی ڈبلیو ایف خود کو انسانی حقوق کی علمبردار ظاہر کرتے ہوئے دراصل ایک منظم بھارتی پراکسی نیٹ ورک کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ ان نیٹ ورکس کی سب سے خطرناک جہت خواتین کا استعمال ہے، کیونکہ عورت کے نام پر ہمدردی، میڈیا کوریج اور بین الاقوامی توجہ حاصل کرنا نسبتاً آسان ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ رنگ لانگو، سمی دین بلوچ، ڈاکٹر صبیحہ بلوچ اور ڈاکٹر شلی بلوچ جیسے کردار خود کو "حقوق نسواں" اور "جبری گمشدگیوں" کے من گھڑت بیانیے کے پیچھے چھپا کر بلوچ خواتین کو ذہنی طور پر ریاست دشمن ایجنڈے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ برین واشنگ کا یہ عمل ایک دن یا ایک تقریر میں مکمل نہیں ہوتا۔ یہ ایک منظم مرحلہ وار اور نفسیاتی حربوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے فتنہ الہندوستان کی کالعدم تنظیمیں بلوچستان میں ترقیاتی منصوبوں پر حملے کر کے وہاں مسائل پیدا کرتی ہیں اور پھر پسماندگی اور محرومیوں کا بیانیہ گھڑ کر ریاست اور اداروں کو ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے، اور آخر میں یہ باور کرایا جاتا ہے کہ مسلح جدوجہد (ہتھیار اٹھانا) ہی واحد راستہ ہے۔ اس پورے عمل میں مذہبی، سماجی اور ثقافتی اقدار کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے تاکہ بلوچ بچیوں کے معصوم ذہنوں میں نفرت، انتقام اور بغاوت کے بیج بوئے جا سکیں۔ ماہ رنگ لانگو، سمی دین بلوچ اور ڈاکٹر صبیحہ بلوچ جیسی بھارتی پروردہ ایجنٹ بلوچ بچیوں کو "بلوچ آزادی" کے نام پر دیئے جانے والے دھرنوں میں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم کے ذریعے گمراہ کرتی ہیں، اور پھر انہیں کالعدم تنظیموں کے نظریات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ اس کے بعد انہیں سہولت کاری، معلومات رسانی، اور بعض صورتوں میں جن میں ان معصوم خواتین کی نازیبا ویڈیوز بنا کر انہیں خودکش حملوں کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ تربت سے گرفتار ہونے والی خودکش بمبار عدیلہ بلوچ کی کہانی اس حقیقت کا زندہ اور واضح ثبوت ہے، کہ کس طرح اس خاتون کو بی ایل اے کے تربیت یافتہ کارندے نے پیار کے جھانسے میں پھنسا کر اس کا ریپ کیا اور کروایا اور پھر اس کی ویڈیو بنا کر اس کو خودکش حملہ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ شاری بلوچ کو بھی اس کے شوہر ہیبتان بلوچ نے مجبور کیا تھا، جو کالعدم تنظیم بی ایل اے کا اعلیٰ ترین رکن تھا۔ واضح رہے کہ ان نام نہاد "بلوچ آزادی" کی تنظیموں کے سرغنے خود کبھی میدان میں نہیں آتے۔ وہ محفوظ ٹھکانوں، بیرون ملک پناہ گاہوں یا خفیہ نیٹ ورکس میں بیٹھ کر بلوچ نوجوانوں اور بلوچ خواتین کو موت کے منہ میں دھکیل دیتے ہیں۔ خودکش حملوں میں استعمال ہونے والی خواتین کو "قربانی" اور "شہادت" کے جھوٹے نعروں سے بہلایا جاتا ہے، جبکہ حقیقت میں یہ ایک بے رحم استحصال ہے جس کا مقصد صرف خوف پھیلانا اور ریاست کو عدم استحکام کا شکار کرنا ہے۔ فتنہ الہندوستان کی اس پراکسی جنگ میں میڈیا اور سوشل میڈیا کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ بی وائی سی سے منسلک اکاؤنٹس منظم انداز میں جھوٹی خبریں، من گھڑت کہانیاں اور جذباتی مواد پھیلاتے ہیں۔ از خود روپوش دہشت گرد یا سہولت کار کو "جبری گمشدہ" بنا کر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ خودکش حملہ آوروں کو فدائی، مجاہد اور شہید قرار دیا جاتا ہے۔ اس من گھڑت بیانیے کا اصل مقصد عالمی سطح پر پاکستان کے خلاف منفی تاثر پیدا کرنا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر خواتین کو ہی کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے؟ اس کی وجہ نہایت سادہ مگر خطرناک ہے۔ ایک طرف ان کو ریاستی مظالم اور ناانصافیوں کی جھوٹی کہانیاں سنائی جاتی ہیں، اور دوسری طرف جذباتی نعروں اور جھوٹے خوابوں کی چکاچوند یہ سب مل کر خواتین کو آسان ہدف بنا دیتے ہیں۔ بی وائی سی، بی ڈبلیو ایف کے تربیت یافتہ ایجنٹ ان کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں، اور انہیں ایک ایسے راستے پر ڈال دیتے ہیں جس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ ریاست اور اداروں نے بارہا اس خطرے کی نشاندہی کی ہے اور عملی اقدامات بھی کیے ہیں۔ دہشت گردوں کے خلاف آپریشنز، بحالی پروگرامز، تعلیمی و سماجی منصوبے یہ سب اس بات کا ثبوت ہیں کہ ریاست بلوچستان کے لیے سنجیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ معاشرے کی ذمہ داری بھی بنتی ہے کہ وہ ایسے پراکسی نیٹ ورکس کو پہچانے، ان کے جھوٹے نعروں کو مسترد کرے، اور اپنی بیٹیوں کو اس تباہ کن راستے سے بچائے۔ علماء، اساتذہ، قبائلی عمائدین اور والدین سب کو مل کر یہ کردار ادا کرنا ہوگا۔ بلوچ خواتین کو تعلیم اور شعور فراہم کیے بغیر یہ جنگ نہیں جیتی جا سکتی۔ انہیں یہ باور کرانا ہوگا کہ تشدد، خودکش حملے اور ریاست دشمنی کسی مسئلے کا حل نہیں، بلکہ یہ صرف مزید خونریزی اور بدحالی کو جنم دیتے ہیں۔ ترقی اور خوشحالی تعلیم کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ اور فتنہ الہندوستان کی پراکسی بی وائی سی، بی ڈبلیو ایف اور اس کی تربیت یافتہ خواتین کا اصل چہرہ بے نقاب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ یہ کوئی حقوق کی تحریک نہیں، بلکہ ایک منظم سازش ہے جس کا مقصد بلوچستان کو دہشت گردی، بدامنی، انتہا پسندی کی آگ میں جھونکنا اور پاکستان کو کمزور کرنا ہے۔ اگر آج ہم نے اس فتنے کے خلاف آواز نہ اٹھائی، تو کل شاری بلوچ، سمعیہ قلندرانی، ماہل بلوچ، گنجاتون اور درینہ رفیق جیسی مزید معصوم زندگیاں گمراہی کا شکار ہو کر اس پراکسی جنگ کی بھینٹ چڑھ جائیں گی۔ قوم کو ریاست کے ساتھ مل کر اس فتنہ کا مقابلہ کرنا ہوگا، ورنہ خاموشی خود ایک جرم بن جائے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily AZADI QUETTA

Bullet No 6

Dated 30 DEC 2025 Page No. 35

بلوچستان میں ریلوے لائن بچھانے والا لکھنوی انجینئر

انور اقبال

جب وہ پہلی بار لکھنو سے روڑکی پہنچا تو اس کی عمر ابھی پوری طرح جوانی میں داخل ہو رہی تھی۔ یہ 1870 کی دہائی کے وسط کا زمانہ تھا، جب تھامسن کالج آف سول انجینئرنگ برطانوی ہندوستان میں جدید علم کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ یہاں آ کر اس نے ریاضی، جیومیٹری، سروے اور مکینکس کو صرف نصابی مضامین کے طور پر نہیں بلکہ ایک زبان کے طور پر سیکھا۔ ایسی زبان جس میں زمین، پانی اور راستے بات کرتے ہیں۔ 1876 کے لگ بھگ جب اس نے روڑکی سے اپنی انجینئرنگ اور سروے کی تعلیم مکمل کی تو وہ صرف ایک سند یافتہ نوجوان نہیں تھا بلکہ ایک ایسا ذہن بن چکا تھا جو عدد اور لفظ دونوں کو برت سکتا تھا۔ روڑکی کے دن اس کے لیے آسان نہیں تھے۔ صبح سے شام تک سخت مضامین، فیلڈ ورک، نہروں کے کنارے پیمائش، پلوں کے ڈیزائن، اور اساتذہ کی سخت نگاہیں۔ مگر اس کی ایک عادت تھی جو اسے دوسروں سے الگ کرتی تھی۔ رات کو جب باقی طلبہ تھکن سے نڈھال ہو کر سو جاتے، وہ چراغ کی مدھم روشنی میں کچھ اور بھی پڑھتا۔ شاعری، فلسفہ، تاریخ، اور کبھی کبھی انسانی نفسیات پر لکھی ہوئی کتابیں۔ اس کے کمرے میں الجبرا کے نوٹس کے ساتھ ساتھ غالب اور میر کے دیوان بھی رکھے ہوتے۔ اس کے لیے یہ سب متضاد نہیں تھا، بلکہ ایک ہی کُل کا حصہ تھے۔

ڈگری ہاتھ میں آتے ہی اسے میدانِ عمل میں جھونک دیا گیا۔ برطانوی حکومت کی نظریں مغربی سرحدوں پر جمی ہوئی تھیں اور بلوچستان ان نگاہوں کا سب سے پیچیدہ نقطہ تھا۔ چنانچہ 1876 سے 1879 کے درمیان اسے اُن سروے ٹیموں کے ساتھ بھیجا گیا جو بولان، سبی اور ملحقہ دشوار گزار راستوں کا ابتدائی جائزہ لے رہی تھیں۔ یہی وہ سال تھے جب وہ پہلی بار اس زمین سے روبرو ہوا جو نقشے پر تو ایک خالی جگہ دکھائی دیتی تھی مگر حقیقت میں تاریخ، قبائل اور مزاحمت سے بھری ہوئی تھی۔ وہ 1876 کے ایک سرد دن بلوچستان کے علاقے بولان پہنچا۔ مگر اس سردی میں برف کی کاٹ نہیں بلکہ ایک عجیب سی نمی تھی جو ہڈیوں میں اترتی چلی جاتی تھی۔ صبح کا وقت تھا، سورج ابھی پہاڑوں کی اوٹ سے پوری طرح نمودار نہیں ہوا تھا، اور سامنے پھیلا ہوا منظر کسی ادھوری لکیر کی مانند تھا۔ نہ مکمل ویران، نہ آباد۔ چند خیمے، کچھ لکڑی کے کھمبے، ایک تھیوڈولائٹ، نقشوں کے رول، اور چند ہندوستانی اور مقامی مزدور، جن کے چہروں پر تھکن اور بے نیازی ایک ساتھ لکھی ہوئی تھی۔ یہ بلوچستان کا وہ خطہ تھا جہاں زمین سیدھی نہیں چلتی، ہر چند قدم پر رخ بدلتی ہے، کبھی پتھریلی ضد دکھاتی ہے، کبھی ریت کی طرح انگلیوں سے پھسل جاتی ہے۔

وہ شخص خاموشی سے کھڑا نقشے کو دیکھ رہا تھا۔ درمیانہ قد، دبلا بدن، آنکھوں میں ایک ایسی چمک جو یا تو ریاضی دان کی ہوتی ہے یا شاعر کی۔ سر پر ہیٹ، لباس سادہ مگر نفیس، اور ہاتھ میں پنسل جس کی نوک بار بار کاغذ پر ٹھہرتی، پھر رک جاتی، جیسے زمین کے ساتھ کوئی خاموش مکالمہ چل رہا ہو۔ وہ اس خطے کو صرف ناپ نہیں رہا تھا، وہ اسے سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے لیے یہ محض ایک ریلوے لائن نہیں تھی جو کہیں سے کہیں تک جاتی تھی، بلکہ ایک ایسی لکیر تھی جو تاریخ، سیاست، طاقت اور انسان کی ضد کو آپس میں جوڑنے والی تھی۔

یہ انیسویں صدی کا آخری ربع تھا۔ برطانوی حکومت ہندوستان میں اپنی گرفت مضبوط کر چکی تھی، مگر مغربی سرحدیں اب بھی ان کے لیے بے چین خواب کی مانند تھیں۔ افغانستان کے قریب واقع بلوچستان محض ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ ایک اسٹریٹجک مسئلہ تھا۔ روس کی پیش قدمی کا خوف، قبائلی مزاحمت، دشوار گزار راستے، اور پانی کی قلت۔ ان سب کے باوجود فیصلہ ہو چکا تھا کہ یہاں ریلوے پہنچنی چاہیے۔ فوجی نقل و حرکت کے لیے، سامان رسانی کے لیے، اور سب سے بڑھ کر اقتدار کے استحکام کے لیے۔ ریلوے بچھانے سے پہلے زمین کو پڑھنا لازم تھا۔ یہ کام انگریز افسر اکیلے نہیں کر سکتے تھے۔ انہیں ایسے لوگوں کی ضرورت تھی جو مقامی موسم، زبان، مزاج اور زمین کی فطرت کو سمجھتے ہوں، مگر ساتھ ہی جدید سائنسی تعلیم بھی رکھتے ہوں۔ اسی لیے ہندوستان کے چند منتخب تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اس کام میں شامل کیا گیا، جنہوں نے روڑکی کے تھامسن کالج آف سول انجینئرنگ سے تعلیم حاصل کی تھی۔ یہ ادارہ اس وقت برطانوی ہندوستان میں انجینئرنگ کا سب سے بڑا مرکز تھا، جہاں ریاضی، سروے، مکینکس اور ہائیڈرالکس محض کتابی علم نہیں بلکہ عملی مشق کے ساتھ پڑھائے جاتے تھے۔ بلوچستان میں گزارے گئے وہ سال اس کی زندگی کے سب سے کٹھن اور سب سے خاموش سال تھے۔ وہ تھیوڈولائٹ کے ساتھ پہاڑ ناپتا، مگر اسی دوران انسانوں کو بھی ناپتا جاتا۔ وہ جانتا تھا کہ یہاں بچھنے والی ریلوے محض پٹڑی نہیں ہوگی بلکہ طاقت کی ایک نئی لکیر ہوگی۔ ان دنوں وہ سرکاری ریکارڈ کے لیے عدد لکھتا تھا، مگر اپنی ذاتی نوٹ بک میں جملے، تاثرات اور مشاہدے محفوظ کرتا جاتا۔ یہ وہی مشاہدے تھے جو بعد میں اس کی نثر کی بنیاد بننے والے تھے۔

جب 1880 میں وہ مستقل طور پر لکھنو واپس آیا تو وہ وہی شخص نہیں رہا تھا جو روڑکی سے نکلا تھا۔ اس کی آنکھوں میں اب محفلوں کی چمک کے ساتھ ساتھ پہاڑوں کی خاموشی بھی شامل ہو چکی تھی۔ لکھنو کی گلیاں، کوٹھے، محفلیں اور گفتگو۔ یہ سب اب اسے ایک نئے زاویے سے دکھائی دینے لگے۔ وہ عملی انجینئرنگ سے آہستہ آہستہ کنارہ کش ہو گیا اور سائنس، علم جوتش، علم فلکیات، تصنیف ستارہ شناسی اور شعر گوئی کی طرف مائل ہو گیا۔ شعر گوئی کے لئے اس نے اس زمانے کے لکھنو کے مشہور مرثیہ گو مرزا دبیر کی شاگردی اختیار کر لی، مگر اس کے لکھنے میں وہی ناپ تول، وہی ضبط اور وہی حقیقت پسندی موجود رہی جو کبھی سروے رپورٹ کا حصہ ہوتی تھی۔

1888 میں اس نے کرسچن کالج لکھنو میں ملازمت اختیار کر لی جہاں وہ عربی اور فارسی پڑھانے لگا۔ 1894 میں اس نے پرائیویٹ اسٹوڈنٹ کے طور پر پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے بھی کر لیا۔ وقت گزرتا رہا، دہائیاں بدلتی رہیں، اور اس کے اندر جمع شدہ مشاہدہ آخرکار ایک بڑی تخلیق کا مطالبہ کرنے لگا۔ یہ 1898۔1899 کا زمانہ تھا، جب اس نے وہ ناول لکھا جو اردو ادب میں ہمیشہ کے لیے ثبت ہو گیا۔ اس ناول کا نام تھا "امراؤ جان ادا"۔ امراؤ جان ادا محض ایک داستان نہیں تھی بلکہ ایک پورے عہد کی سماجی پیمائش تھی۔ بالکل ویسی ہی پیمائش جیسی وہ کبھی زمین کے لیے کیا کرتا تھا۔ 1899 میں اس کی اشاعت ہوئی، اور یوں وہ شخص جو کبھی ریلوے کے راستے ناپتا تھا، اب انسانی تقدیر کے راستے ناپنے لگا۔

امراؤ جان ادا کوئی روایتی داستان نہیں تھی۔ یہ نہ محض ایک طوائف کی کہانی تھی اور نہ ہی کسی گزرے ہوئے عہد کی رومانوی یاد۔ یہ ایک سماجی دستاویز تھی، جس میں عورت کی زندگی، اس کے استحصال، اس کی ذہانت، اس کی خودداری اور اس کی مجبوری سب ایک ساتھ موجود تھے۔ جس طرح ایک انجینئر زمین کی تہوں کو پڑھ کر راستہ نکالتا ہے، اسی طرح اس ناول میں معاشرے کی تہیں کھول کر دکھائی گئیں۔ امراؤ جان کا کردار کسی خیالی حسن کا مجسمہ نہیں بلکہ گوشت پوست کی عورت تھی، جو حالات کے ہاتھوں ایک خاص راستے پر ڈال دی گئی، مگر اس راستے میں بھی اس نے اپنی شناخت، اپنی زبان اور اپنی یادداشت کو زندہ رکھا۔ اس کی گفتگو میں شائستگی تھی، اس کی یادوں میں درد، اور اس کے طنز میں وہ کاٹ تھی جو صرف وہی شخص لکھ سکتا ہے جس نے اقتدار اور محرومی دونوں کو قریب سے دیکھا ہو۔

ناول کی سب سے بڑی خوبی یہی تھی کہ مصنف نے نہ اسے مظلوم بنا کر پیش کیا اور نہ ہی محض دل فریب۔ اس نے اسے انسان کی طرح دکھایا۔ کمزور، مضبوط، سمجھ دار اور مجبور، سب کچھ ایک ساتھ۔ اس ناول کے ساتھ ساتھ اس کی شاعری بھی اپنے پورے جوبن پر تھی۔ اس کی غزلوں میں وہی تھکن، وہی اداسی اور وہی وقار جھلکتا ہے جو کسی طویل فیلڈ اسائنمنٹ کے بعد دل میں اتر آتا ہے۔ اس کی شاعری میں نہ شور ہے نہ سطحی رومان، بلکہ ایک ایسا ٹھہراؤ ہے جو زندگی کو دیکھ چکنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پہلا کلام 1887 میں شائع ہوا۔ یہ ایک طویل نظم تھی جس میں لیلیٰ مجنوں کے عشق کی رومانی کہانی بیان کی گئی تھی۔

زندگی کے آخری مرحلے میں، جب لکھنو کی فضا اس کے لیے تنگ پڑنے لگی، تو وہ 1920 یا 1921 کے آس پاس حیدرآباد دکن چلا گیا۔ وہاں کا علمی ماحول، نسبتاً سکون، اور قدر دان فضا اس کے مزاج سے ہم آہنگ تھی۔ وہاں اس کو عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں اچھے مشاہرہ پر ملازمت مل گئی۔ یہیں اس نے اپنی عمر کے آخری برس تصنیف، تدریس اور غور و فکر میں گزارے۔ وہ اب مکمل طور پر اس دنیا سے الگ ہو چکا تھا جہاں کبھی تھیوڈولائٹ اور نقشے ان کے ساتھی تھے، مگر ان کا عکس اب بھی اس کی تحریر میں زندہ تھا۔

یہ سب محض تاریخ نہیں، بلکہ ایک ایسے ذہن کی مسلسل ارتقا کی کہانی ہے۔ ایک ذہن جس کا نام تھا: مرزا ہادی رُسوا تھا۔ مرزا ہادی رُسوا 1857 میں لکھنو میں پیدا ہوئے اور چہتر سال کی عمر میں رُسوا 21 اکتوبر 1931 میں حیدرآباد دکن میں انتقال کر گئے اور وہیں تدفین ہوئی۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: AZADI QUETTA
Bullet No. 6
Dated: 30 DEC 2025
Page No. 36

بلوچستان کی سیاست اور فیصل آباد کا گھنٹہ گھر

تحریر۔ڈاکٹر طاہر حکیم بلوچ

سعید فیض کے ساتھ ایک دیرینہ تعلق زمانہ طالب علمی سے ہی قائم ہے جب 80 کے اواخر میں ہم دونوں ایک ہی بی ایس او میں ہم منصب تھے وہ ڈگری کالج تربت اور راقم گورنمنٹ ماڈل ہائی اسکول کے سینئر یونٹ سیکرٹری کے عہدے پر فائز تھے زونل ورکنگ کمیٹی کے اجلاسوں سمیت دیگر تنظیمی سرگرمیوں میں ایک ساتھ حصہ لیتے رہے بعدازاں وہ بی ایس او تربت زون کے جنرل سیکرٹری اور زونل صدر منتخب ہو گئے تربت کالج سے انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے کراچی چلے گئے اور ہم نے کوئٹہ کا رخ کرلیا90 کی پوری دہائی بلوچ قوم پرستانہ سیاست کا ایک تاریک دور تھا سوویت بیوروکریٹک سسٹم کے زوال اور افغان ثور انقلاب کی ناکامی نے بلوچ تحریک پر بھی اپنے انتہائی منفی اثرات مرتب کیے تھے۔ نظریاتی اور قومی سیاست کی جگہ آہستہ آہستہ پارلیمانی سیاست، حلقہ پرستی، ٹھیکہ داری نظام، مراعات و مفاد پرستی اور موقع پرستی کی سیاست جگہ بنا رہی تھی۔ اسی دوران بی ایس او کی سیاست میں بھی کئی مدوجزر آئے، 1987 کی تقسیم کے گہرے زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوئے تھے کہ 1990 کے پارلیمانی انتخابات کے موقع پر پارٹی ٹکٹوں کی تقسیم پر ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ کی قیادت میں قائم بی این ایم (بلوچستان نیشنل موومنٹ) دو حصوں میں تقسیم ہو گئی جس کے اثرات ایک مرتبہ پھر بی ایس او پر پڑے اور بی ایس او کا ایک تیسرا دھڑا رضا شاہ بلوچ کی قیادت میں معرض وجود میں آیا جس نے اختر مینگل کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ واضح رہے کہ پہلے سے دو دھڑے بی ایس او سحب اور بی ایس او بجار موجود تھے یوں سعید فیض کی تنظیم بی ایس او سحب نے بی ایس او مینگل کے ساتھ انضمام کرلیا جس کے نتیجے میں رحیم بلوچ ایڈووکیٹ چیئرمین اور جسٹس پزیر بلوچ بی ایس او کے سیکریٹری جنرل منتخب ہو گئے تو سعید فیض مرکزی کمیٹی کے رکن بنے چیئرمین رحیم بلوچ کے بعد وہ مسلسل دو دفعہ بی ایس او مینگل کے مرکزی چیئرمین رہے لیکن جب اس کی دوسری مدت کے دوران سردار عطاءاللہ مینگل کی نئی قائم کردہ جماعت بلوچستان نیشنل پارٹی میں ایک خود ساختہ بحران پیدا کیا گیا کہ جس کے نتیجے میں سردار اختر مینگل کو مدت سے پہلے وزارت اعلیٰ سے رخصت ہونا پڑا تو بحران اور اختلافات نے بی ایس او مینگل کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ جس بی ایس او کی سربراہی سعید فیض کر رہے تھے وہ بھی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ تنظیم کے مرکزی سیکریٹری جنرل منظور بلوچ اور میر حمل نے اختر مینگل کی حمایت کا اعلان کر دیا جب جولائی 1998 میں بی این پی کے پہلے کونسل سیشن کے موقع پر پارٹی کے صوبائی وزرا اسد بلوچ، سید احسان شاہ، میر محمد علی رند، میر غفور کلمتی، اسرار زہری، سردار بہادر خان بنگلزئی و دیگر نے پارٹی سے بغاوت کر کے اپنا ایک الگ پارٹی دھڑا بی این پی عوامی کے نام سے قائم کر کے ہیبم خان بلوچ کو اپنا صدر اور اسد اللہ بلوچ کو سیکریٹری جنرل بنایا تو سعید فیض نے بی ایس او کی آزادانہ حیثیت اور تشخص کو برقرار رکھنے کی بجائے اس خود ساختہ غیر نظریاتی بحران اور تقسیم کا حصہ بن کر سرکاری حمایت یافتہ گروپ کی بھرپور حمایت کا اعلان کر دیا بلکہ انہوں نے بحیثیت چیئرمین بی ایس او کوئٹہ پریس کلب میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بی این پی کی تقسیم اور بحران کا سارا ملبہ ممتاز بزرگ قوم پرست رہنما سردار عطاءاللہ مینگل اور ان کے برخوردار سردار اختر جان مینگل پر ڈال دیے حتیٰ کہ ان کے لیے ایک مخصوص اصطلاح" لندن گروپ" کی اختراع بھی کر لی اس لیے اگلے دن کوئٹہ کے تمام اخبارات نے یہ شہ سرخی لگائی کہ "لندن گروپ نے ایک دفعہ پھر بی ایس او کے پیٹھ پہ خنجر گھونپ دیا" یعنی انہوں نے 1987 اور 1991 میں ہونے والے بی ایس او کی تقسیم کا ملبہ بھی سردار عطاءاللہ مینگل پر ڈال دیا یوں سعید فیض نے سرکاری سرپرستی میں قائم بی این پی عوامی کو اپنے سیاسی وفکری پروگرام کے قریب تر قرار دیتے ہوئے ان کے ساتھ ایک معاہدے پر بھی دستخط کر دیئے۔ جسے ایک تاریخی معاہدہ کہا گیا جس پر ایک طرف بی این پی عوامی کے مرکزی صدر ہیبم خان بلوچ اور سکریٹری جنرل اسد اللہ بلوچ نے جب کہ دوسری طرف بطور چیئرمین سعید فیض اور ان کے ساتھیوں نے دستخط کیے جو ریکارڈ پر موجود ہے یوں سعید فیض نے بی این پی عوامی کو بی ایس او کا ایک دھڑا پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیا اور بی این پی عوامی پر قوم پرستی کا اسٹیپ لگا کر اسے بلوچستان کا حقیقی عوامی نمائندہ پارٹی اور نجات دہندہ کے طور پر تسلیم کر دیا، بعدازاں سعید فیض نے اپنے دھڑے کا کونسل سیشن اپریل 2001 میں خضدار میں منعقد کر کے اسے بی ایس او استار کا نام دے کر قیادت حمید شاہین اور شبیر بلوچ کے حوالے کر کے خود بی این پی عوامی کا عملی طور پر حصہ بن گئے واضح رہے بی این پی کی تقسیم کے نتیجے میں سردار اختر جان کے خلاف ان کے اپنے سابقہ ساتھیوں نے عدم اعتماد کی ایک تحریک پیش کر دی، اس وقت بلوچستان اسمبلی میں بی این ایم حئی کے دونوں اراکین اسمبلی نے پارٹی فیصلے کے مطابق سردار اختر جان مینگل کی حمایت کی چونکہ تحریک عدم اعتماد کو پہلے سے ہی منظم کیا گیا تھا یوں یہ تحریک کامیاب ہوگئی جس کے نتیجے میں مسلم لیگ کے جان محمد جمالی کو نئے قائد ایوان منتخب کیا گیا یہ باغی اراکین اس حکومت کا حصہ بن گئے جنہوں نے بلوچستان میں کرپشن اور لوٹ مار کی ایک نئی اور انوکھی تاریخ رقم کر دی جب اکتوبر 1999 میں جنرل پرویز مشرف نے ملک پر مارشل لا نافذ کر کے نواز شریف کی حکومت کو برخاست کر دیا تو انہوں نے احتساب کا ایک نیا شوشا چھوڑ کر پکڑ دھکڑ شروع کر دی تو بی این پی عوامی کے ان سابق وزراء میں چند ایک کو ملک سے فرار کروایا گیا اور چند ایک احتساب بیورو کے شکنجے میں آکر گرفتار ہو گئے جب 2002 میں جنرل مشرف نے عام انتخابات کا اعلان کر دیا چونکہ انہیں دوبارہ ان قیمتی موتیوں کی ضرورت پڑی تو انہیں ڈرائی کلینر سے گزار کر انتخابی میدان میں اتارا گیا پرویز مشرف کی حمایت ومخالفت کے مسئلے پر بی این پی عوامی دو حصوں میں تقسیم ہو گئی حاصل بزنجو مرحوم اور سردار ثناءاللہ زہری کی سربراہی میں ایک نیا دھڑا بی این ڈی پی کے نام پر سامنے آیا، سعید فیض نے حاصل بزنجو اور بی این ڈی پی کا ساتھ دیا جب 2004 میں بی این ڈی پی اور بی این ایم حئی کے مابین انضمام کے نتیجے میں نیشنل پارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو سعید فیض اس پورے انضمامی عمل میں ساتھ رہے اس لیے وہ این پی کے بانیوں میں بھی شمار ہوتے ہیں، لیکن دروغ بگردن راوی جب انہیں اکاموڈیٹ نہیں کیا گیا تو انہوں نے جلد نیشنل پارٹی سے بھی اپنی راہیں جدا کر کے دوبارہ اپنی پرانی پارٹی جس کی قیادت اسد اللہ بلوچ اور سردار اسرار اللہ زہری کر رہے تھے میں شمولیت اختیار کر لی، جب 2018 کے انتخابات کے نتیجے میں بی این پی عوامی شدید اختلافات کا شکار ہو کر تین حصوں میں سید احسان شاہ، اسرار زہری اور اسد گروپ میں تقسیم ہو گئی تو سعید فیض نے اسد گروپ کا ساتھ دے کر بعد میں ان کے سیکریٹری جنرل بن کر اسد بلوچ کو"راجی رھشون" یعنی قومی قائد کا خطاب بھی دے دیا لیکن ایک ڈیڑھ مہینے پہلے انہوں نے بی این پی اسد گروپ کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے کر رواں مہینے سردار اختر جان مینگل کی قیادت میں بی این پی مینگل میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے اب کی بار یہ خطاب سردار اختر جان مینگل کو دے دیا ہے شاید انہوں نے یہ خطاب اسد بلوچ سے واپس لے کر اب سردار اختر جان مینگل کو عطا کی ہے، حالانکہ انہوں نے چند سال پہلے اختر جان مینگل کو "لندن گروپ" کا نام دیا تھا اس لیے سعید فیض کی نئی شمولیت نے سوشل میڈیا پر ایک نئی سیاسی بحث کو جنم دے کر کئی سوالات سامنے لے آئے ہیں کسی نے سعید فیض کی شمولیت کو ایک انقلابی عمل قرار دیتے ہوئے اسے سیاسی کارکنوں کی فتح اور سعید فیض کی سیاسی بصیرت اور دوراندیشی کا مظہر قرار دے دیا ہے تو کسی اور نے اسے بلوچستان کی سیاست میں ایک نئی جوہری تبدیلی کا پیش خیمہ کہا ہے جبکہ کچھ ناقدین نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ آیا سعید فیض نے بی این پی میں شمولیت اختیار کی ہے یا حمل کلمتی کو جوائن کیا ہے؟ ویسے ہی یہ ایک عجیب سوال ہے، پتہ نہیں کیوں ناقدین بی این پی اور میر حمل کلمتی کو ایک دوسرے سے الگ سمجھ کر اس طرح کے عجیب سوال پوچھ رہے ہیں۔ کسی نے کہا کہ شکر کریں کہ سعید فیض نے پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کا انتخاب نہیں کیا ہے، جتنے منہ اتنی باتیں، شاید سعید فیض نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہو گا۔ کل کون کہاں ہو گا اس کا تو کسی کو پتہ نہیں نہ اسکی کوئی گارنٹی لے سکتا ہے اور نہ دے سکتا ہے البتہ سیاست میں چند بنیادی اوصاف کا ہونا انتہائی ضروری ہے جن میں کردار اور مستقل مزاجی سرفہرست ہیں ویسے ہی بلوچستان کی سیاست فیصل آباد کی گھنٹہ گھر کی مانند ہے گھوم پھر کر دوبارہ پھر اسی جگہ پہ آکر ٹھہر جانا جہاں سے سفر شروع ہوا تھا یہ مسلم لیگی طرز سیاست جو بلوچستان پر چھائی ہوئی ہے چونکہ بلوچ پارلیمانی جماعتوں کے پاس آرگنائزیشن، اصول، میرٹ، نظریاتی موقف، قومی سوچ اور تنظیمی ڈسپلین کا شدید فقدان ہے اب تک وہ ایک منظم اندرونی تنظیم بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اس لیے ان کا بھی انحصار روایتی سیاست، الیکٹیبلز اور شخصیات پر ہے۔ اس کی واضح مثال نیشنل پارٹی میں مجیب الرحمٰن محمد حسنی سردار ثناءاللہ زہری، خالد لانگو اور نواب محمد خان شاہوانی کی ہے یا بی این پی میں سید احسان شاہ اس کی ایک اور مثال ہیں جنہوں نے 1998 میں بی این پی کو توڑنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا لیکن سردار اختر جان نے اپنے ہی کسی مخلص اور نظریاتی سیاسی ورکر کو نظرانداز کر کے ان کی اہلیہ کو سینیٹر بنوایا موصوف کو اپنی پارٹی کی کوٹہ سے ایک انتہائی منافع بخش وزارت (محکمہ صحت) دلوائی، پھر 2024 کے انتخابات میں صوبائی اسمبلی کا ٹکٹ جاری کیا، اس کے لیے بھرپور انتخابی مہم چلائی لیکن جب پارٹی کو موصوف کی ضرورت پڑی تو وہ ساتھ دینے اور اپنی وفاداری ثابت کرنے کی بجائے تپلی گلی سے نکل گئے اس جدید نوآبادیاتی سیاسی ڈھانچہ اور طرز سیاست نے سیاسی کارکنان کی بھی مٹی پلید کر دی ہے انہیں بدعنوان، موقع پرست اور مفاد پرست بنا دیا ہے، وہ ٹھیکہ دار زیادہ اور سیاسی کارکن کم لگتے ہیں۔ ان کی لائف اسٹائل، ذہنیت اور موقف میں کافی تبدیلی آچکی ہے، وہ ہر چیز کو اپنا بنیادی حق سمجھتے ہیں ٹھیکہ، پارٹی عہدہ، پارٹی ٹکٹ، مراعات، نوکری، گھنٹہ، پوسٹنگ، ٹرانسفر وغیرہ اگر انہیں یہ چیزیں پارٹیاں دینے میں کامیاب نہ ہوئیں تو وہ وفاداریاں بدلنے میں ذرا بھی دیر نہیں کریں گے اور تو اور اس نوآبادیاتی حکومت نے بی ایس او کی سابقہ کیڈر کی سیاسی کریکٹر کو بھی مکمل تباہ کر دیا ہے اس لیے ایک سابق مرکزی رہنما ایک طرف ایک کاروباری سیاستدان کے ترجمان بنے ہوئے ہیں تو دوسری طرف ایک سرکاری بیوروکریٹ کے سرکاری بیانیے کو انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ سوسائٹی میں پھیلا رہے ہیں اب یہ چیزیں باعث ندامت نہیں بلکہ باعث افتخار بن چکی ہیں۔ اپنے ذاتی اور گروہی مفادات کے لیے رد انقلابی رویوں اور سرگرمیوں نے سوسائٹی اور سیاست دونوں کی ہیت بدل دی ہے اور سیاست کو بدنام اور سر بازار کیا ہے بنابریں بلوچستان میں قومی سیاست نہیں بلکہ پارلیمانی سیاست ایک گالی بن چکی ہے نوجوان نسل نے تو اس سیاست سے مکمل لاتعلقی اختیار کی ہے بلکہ وہ اس طرز سیاست سے سخت متنفر ہیں ان کے سوالات کے جوابات کسی بھی ان پارلیمانی جماعت کے پاس نہیں ہیں اس لئے انہوں نے اپنے لیے ایک الگ راستے کا انتخاب کر لیا ہے، جس کی حتمی منزل سماجی تبدیلی ہے، یہ نئی نسل اپنا لیڈر اور پولیٹیکل تھنکر خود ہیں انہیں کسی رہنما اور دانشور کی ضرورت نہیں۔ ان کمپیٹر و اور اکابرین کی دی گئی قربانیاں ان کے راہ نشان ہیں اب اس جنریشن کے پاس کسی کی اداکاری اور صداکاری نہیں چلے گی کوئی بھی ایکٹنگ کامیاب نہیں ہو گی، کوئی بھی تھم ہٹ ہونے والی نہیں ہے اگر یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی۔